معمولاتِ اہلسنّت کو شرک و بدعت سے تعبیر دینے والوں کی کتابوں اور رسائل سے

معمولاتِ اہلسنّت کا ثبوت مگر دوسری جانب انہی کی کتابوں سے

معمولاتِ اہلسنّت پر بدعت کے فتوے
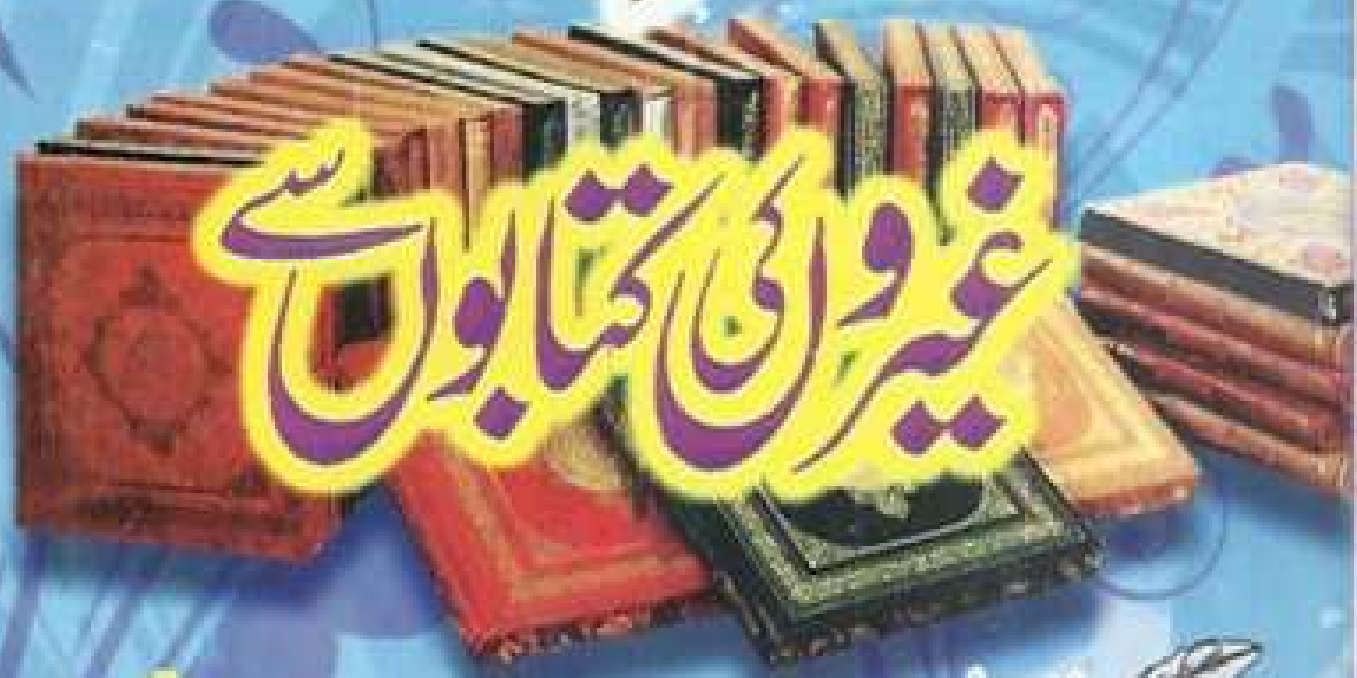
معمولاتِ اہلسنّت
غیروں کی کتابوں سے

از قلم: مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور
Ph: 042-37248657- 37112954
Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466
Email:zaviapublishers@gmail.com

2012ء

باراول..................1000

ہدیہ..................380

زیرِ اہتمام .... نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-784217

{ملنے کے پتے}

اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5536111

احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5558320

مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف 0301-7241723

مکتبہ اہلسنت فیصل آباد 0321-6639552

مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد 041-2631204

مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد 0333-7413467

مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد 0321-3025510

مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ 055-4237699

مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف 048-6691763

رائل بک کمپنی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی 051-5541452

مکتبہ فیضان سنت بوہڑ گیٹ ملتان 0306-7305026

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم
اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

ایک عرصے سے یہ ارادہ کیا ہوا تھا کہ عقائد و معمولات اہلسنت کی تائیدات میں دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے اکابرین کی کتب اور ان کے مرکزی رسائل اور جریدے سے ثبوت یکجا کئے جائیں تاکہ اس سے عقائد و معمولات اہلسنت کی حقانیت مزید واضح ہو اور دوسری جانب عقائد و معمولات اہلسنت کو شرک و بدعت قرار دینے والوں کو انہی کے مولویوں اور اکابرین کی کتابوں سے آئینہ دکھایا جائے۔ مطلب یہ کہ شرک و بدعت کے فتوے لگانے والوں کو یہ دکھا کر ان سے سوال کیا جائے کہ اگر عقائد و معمولات اہلسنت شرک و بدعت ہیں پھر یہی معمولات تو تمہاری کتابوں سے بھی ثابت ہیں۔ ان ثبوت کو مدنظر رکھ کر اپنے دیوبندی اکابرین اور مولویوں پر کیا فتوئی لگاؤ گے؟

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اور ثبوت واضح طور پر دیکھنے کے بعد آپ یقین کرلیں گے کہ دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث فرقہ کسی ایک اصول اور عقیدے پر قائم نہیں۔ ان کے ایک مفتی کے فتوے کی زد میں ان کا دوسرا مفتی آجاتا ہے، بلکہ موجودہ دیوبندی مفتیوں کے فتوؤں کی زد میں انہی کے اکابر دیوبند آتے ہیں۔

اور یہ بھی واضح ہوجائے گا کہ منبر پر بیٹھ کر، جلسوں میں اسٹیج پر اور میڈیا پر آکر جن معمولات اہلسنت کو شرک و بدعت ثابت کرنے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے، اسی کے برعکس انہی کے فرقوں کی کتابوں اور رسائل میں یہ معمولات نظر آئیں گے۔

ہماری دعوت فقط اتنی ہے کہ خدارا! اس امت کو گمراہیت اور منافقت کی طرف مت لے جاؤ۔ تم لوگ کب تک حق چھپاتے رہو گے اور منافقت کی پالیسی پر گامزن رہو گے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عقیدۂ اہلسنت پر زندہ اور عقیدۂ اہلسنت پر موت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنا بزرگ لکھا، نے اپنی کتاب میں ولادت کی تاریخ بارہ ربیع الاول تحریر کیا

سیرت الرسولؐ ١٢

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب یہ ہے:

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، یہاں تک متفق علیہ ہے اور اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام تک بہت سے اختلافات ہیں۔

اور والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہیں۔

ولادت باسعادت: جس سال واقعہ اصحاب[1] فیل پیش آیا اسی سال ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ جمہور کے نزدیک یہی قول صحیح ہے۔ البتہ تاریخ ولادت کی تعیین میں اختلاف ہے، بعض نے دوسری اور بعض نے تیسری اور بعض نے بارھویں تاریخ بیان کی ہے، نیز اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

---

[1] اصحاب فیل کا واقعہ یہ ہے کہ ابرہہ بادشاہ حبش نے اپنے یہاں ایک نیا کعبہ صنعا (یمن) میں بنایا تھا اس کی عظمت [illegible] بیت اللہ کو منہدم کرنے کے واسطے اپنی [illegible] فوج اور بہت سے ہاتھیوں سے حملہ آور ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کی فوج کو [illegible] پرندوں کے ذریعہ کنکریوں سے ہلاک کرا دیا۔

[illegible] حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ حضرت کی ولادت کے بعد آسمان سے ایک سفید بادل [illegible] اور اس بادل نے آنحضرت کو اٹھا لیا اور میری آنکھوں سے غائب ہوگئے [illegible] ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ [illegible] مشرق و مغرب کی تمام حدود میں پھرا لاؤ [illegible] تمام مخلوقات کے پہچان لیں۔

دیوبندی رسالے نے دیوبندی مولوی طارق جمیل کا خطاب نقل کیا جس میں اس نے تسلیم کیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی

شاہ عبدالحق دہلوی کی کتاب سے ثبوت

تاریخ ولادت بارہ ہے، اہل مکہ اسی تاریخ کو یوم ولادت مناتے ہیں

مومن کے ماہ و سال

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب "نشر الطیب" میں لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی تاریخ بارہ ربیع الاول نہیں ہے

کپڑوں میں (ایک لباس روا و ازار و قمیص ہوتا تھا) اور اگر چاہو مصر کے سفید
کپڑوں میں یا یمانی چادروں میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر نماز کون
پڑھیگا فرمایا جب غسل کفن سے فارغ ہو تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھکر ہٹ جانا
اول ملئکہ نماز پڑھیں گے پھر تم گروہ گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اول
اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر اون کی عورتیں پھر تم لوگ ہم نے عرض کیا کہ
قبر میں کون اوتاریگا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت اور اونکے ساتھ ملائکہ ہونگے
طبرانی نے بھی اسکو روایت کیا اور بہت ہی ضعیف روایت ہے اور ایک روز
عین مسجد میں حضرت ابوبکرؓ صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے آپ نے دولت خانہ
کا پردہ اوٹھایا اور صحابہ کو دیکھکر تبسم فرمایا لوگ سمجھے کہ آپ تشریف لاویں گے اس وقت
صحابہ کی بیتابی کا عجب حال تھا کہ قریب تھا کہ نماز میں کچھ پریشانی ہو جاوے
اور حضرت ابوبکرؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا
کہ نماز پوری کرو اور پردہ چھوڑ کر دولت خانہ میں تشریف لیگئے۔
بس یہی اخیر زیارت آپ کی حیات میں اور کچھ واقعات قرب وفات کے
روایات بالا کے ضمن میں مذکور ہوئے ہیں اور وفات آپ کی شروع ربیع الاول
سنہ ۱۱ ہجرت روز دوشنبہ کو قبل زوال یا بعد زوال واقع ہوئی اور بوجہ غلبۂ
حیرت و دہشت کے بعضوں کو وفات ہی کا یقین نہ ہوا جیسے کہ قصص میں مذکور ہے
بعضے احکام متعلق خاص آپ کے غسل و کفن و صلوٰۃ و دفن کے مخفی رہے کیونکر
اور اموات پر تو آپ کو قیاس اسلئے نہیں کیا کہ احتمال غالب خصوصیت کا تھا
چنانچہ کچھ خصوصیتیں واقع میں بھی ثابت ہوئیں اور نص اسلئے مشہور نہ تھی کہ صحابہ
نے عام سوالات کی طرح اسکو تحقیق نہیں کیا اور دل بھی کیسے گوارا کرتا کہ اسکا

ف ... کی تحقیق نہیں ہوئی اور ... مشہور ہے ... حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اوس
سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر
بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

نشر الطیب
فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: ۱۲۸۰ھ، وفات ۱۳۶۲ھ

شاہ عبدالحق دہلوی کی کتاب سے ثبوت: شب ولادت شب قدر سے بھی افضل ہے، مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی پر خوشیاں مناتے چلے آرہے ہیں

مومن کے ماہ و سال

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے پیشوا نواب سید محمد صدیق حسن خان لکھتا ہے کہ میلاد کا ذکر سن کر جس کے دل کو فرحت حاصل نہ ہو، وہ مسلمان نہیں

الشمامة العنبرية

من

مولد خير البرية

١٣٠٥ھ

تكريم المؤمنين بتقويم

مناقب الخلفاء الراشدين

١٣٠٥ھ

مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب میں جمعہ کو عید المومنین یعنی مومنوں کی عید قرار دیا

۲۲۳

اور ادھر آپکی اہلیہ کو حسین لڑکی کی ماں بننے کی چند ضروریات کی وجہ سے چاہا بھی کہ چند ماہ کے لئے نکاح ملتوی ہو تو بہتر ہے مگر حضرت قدس سرہ چونکہ قدم بقدم سنت کا اتباع ملحوظ رکھنا چاہتے تھے اور ہر امر میں طریقہ مرضیہ نبویہ کو اپنا مقتدا و پیشوا بنانا چاہتے تھے اس لئے نامناسب سمجھی یوں ارشاد فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح پندرہ سال کی عمر میں ہوا ہے پس یہی مسنون ہے اور چونکہ صفیہ کی عمر اب پندرہ سال کی ہو گئی ہے اس لئے میں ابھی نکاح کروں گا۔

(چونکہ سال جس میں اس مبارک عقد کا انعقاد ہوا [illegible] ہجری نبوی تھا اور مہینہ ربیع الاول جبکہ تقدس ہوا نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے ظاہر ہے جمعہ کا دن جو عید المومنین ہونے کے علاوہ ہفتہ کے دنوں کا منتخب اور خلاصہ ہے غرض بقیہ چند روز باتوں باتوں میں گزر گئے اور وہ جمعہ آگیا جس میں نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد نکاح کی تجویز ہو چکی تھی)

صبح کو قریب کے رشتہ دار عورتوں کے یہاں اطلاع بھیجی گئی کہ آج صفیہ کا نکاح ہے جس کو شریک ہونا ہو آجائے اور نماز جمعہ سے کچھ قبل حاجی زین العابدین کی زبانی مولوی سراج الدین صاحب سے کہلا بھیجا گیا کہ [illegible] ابراہیم جمعہ سرائے میں پڑھے [illegible] خاص مستورات اور کنبہ کی عورتیں آئیں [illegible] کھانا کھلوایا گیا اور دعا کیلئے [illegible] گئے تھے [illegible] نہیں گئے جمعہ کی نماز کے بعد اعلان کر دیا گیا کہ نکاح ہوگا سب صاحب ٹھیر جائیں سنتوں سے فارغ ہو کر حضرت نے خطبہ نکاح پڑھا [illegible] ایجاب و قبول کے بعد چھوہارے تقسیم [illegible] حضرت امام ربانی نے عقد نکاح میں مہر فاطمی کی سنت ادا فرمائی اور یہ الفاظ کہے کہ بعوض [illegible] مثقال [illegible] ہندوستان ہوتے ہیں جو مہر حضرت فاطمہ کا تھا الخ۔

نکاح سے فارغ ہونے کے بعد آپنے گھر میں کہلا بھیجا کہ لڑکی کو رخصت کر دو چنانچہ [illegible] گیا اور نہایت سادگی کے ساتھ صفیہ خاتون [illegible] [illegible]

تذکرۃ الرشید

سوانح [illegible] قطب العالم حضرت [illegible] رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت [illegible] محمد عاشق الٰہی [illegible]

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

☆ جب جمعہ کا دن عید ہو سکتا ہے تو جس نبی ﷺ کے صدقے جمعہ کو فضیلت ملی، اس کی ولادت کا دن عید کیوں نہیں ہو سکتا؟ سال میں دو عیدوں کا نعرہ لگانے والو! گنگوہی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں جمعہ کے دن کو مسلمانوں کیلئے عید کا دن تسلیم کیا

نیک بیبیاں فرمان دار ہیں
خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی

خان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

بیشک وہ اس نور کی تاب نہ لا سکیں اور جل جائیں پھر ان سے فرمائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دونا ہو گیا ہو گا یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئیں گے نہ بیبیاں ان کو دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور ان کو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جاوے گا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ ان کی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزاروں درجہ اس سے اچھی ہے۔ یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں یہ اس سبب سے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا (شرح سفر السعادت) دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی (۱۱) ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن نہیں تیز کی جاتی (احیاء العلوم) (۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اس دن لازم کرو۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کے آداب

(۱) ہر مسلمان کو چاہئے کہ جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو ممکن ہو تو اسی دن لا رکھے تاکہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اس کو مشغول ہونا نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعہ کا فائدہ اس کو ملے گا جو اس کا منتظر رہتا ہو اور اس کا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جس کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ صبح کو لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جا کر رہتے تھے (احیاء العلوم) (۲) پھر جمعہ کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضیلت رکھتا ہے (احیاء) (۳) جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے ناخن وغیرہ بھی کتروائے (احیاء) (۴) جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائے گا اسی قدر

☆ جب جمعہ کا دن عید ہو سکتا ہے تو جس نبی ﷺ کے صدقے جمعہ کو فضیلت ملی، اس کی ولادت کا دن عید کیوں نہیں ہو سکتا؟ سال میں دو عیدوں کا نعرہ لگانے والو! تھانوی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: عیدین کی نماز کے بعد دعا اکابرِ دیوبند سے ثابت ہے، اس لئے جائز ہے

فتاوی دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۱۴۸ مسائل نماز عیدین

سورۂ فاتحہ کے بعد یاد دلانے پر تکبیرات زوائد پھر قرأت

سوال (۲۶۳۸): نماز عید میں امام نے تکبیر تحریمہ کے بعد سورۂ فاتحہ شروع کی الحمد للہ رب العلمین کہنے کے بعد مقتدی کے یاد دلانے پر تکبیرات ادا کیں اور پھر بعد تکبیرات الحمد شروع کر کے قرأت شروع کی اس صورت میں نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں نماز ہو گئی۔ کذا فی الشامی[1]۔ فقط۔

دعا بعد صلوٰۃ عید بدعت نہیں ہے

سوال (۲۶۳۹): دعا بعد صلوٰۃ عیدین را بعض مکروہ گویند و بعض بدعت و بعض گویند کہ مستحب است۔

جواب: دعا بعد الصلوٰت مسنون و مستحب است و در احادیث وارد شدہ است کما فی الحصن الحصین وغیرہ۔ پس در صلوٰۃ عیدین ہم داخل و شامل است بدعت گفتن آنرا بیجا است و اکابر است مثل حضرت مولانا رشید احمد محدث و فقیہ گنگوہی و دیگر اکابر و اساتذہ ما بعد نماز عیدین مثل صلوات مکتوبات دعا می فرمودند پس بدعت گفتن آنرا صحیح نیست۔ فقط۔

نماز عید سے پہلے یا بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا کیسا ہے

سوال (۲۶۴۰): چہ می فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ خواندن نماز نفل در عیدگاہ قبل یا بعد نزد علماء حنفیہ روا است یا نہ؟

[1] كما لو ركع الامام قبل ان يكبر فان الامام يكبر في الركوع ولا يعود الى القيام ليكبر في ظاهر الرواية فلو عاد ينبغي الفساد (در مختار) وقد علمت ان العود رواية النوادر على انه يفعل على ما قاله ابن الهمام في ترجيح القول بعدم الفساد فيما لو عاد الى القعود الاول بعد ما استتم قائما بان فيه رفض الفرض لاجل الواجب وهو وان لم يحل فهو بالصحة ولا يحل (رد المحتار باب العيدين ص ۷۸۰ ج ۱) ظفير ... ويدعو ويختم بسبحان ربك (النهر المحتار على هامش رد المحتار باب صفة الصلوة ص ۴۹۵ ج ۱) عن ام عطية قالت امرنا ان نخرج الحيض يوم العيدين وذوات الخدور فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم وتعتزل الحيض (مشكوة باب العيدين)

☆ عیدین کی نماز کے بعد دعا زمانہ رسالت و صحابہ سے ثابت نہیں مگر اکابر سے ثابت ہونے کی وجہ سے جائز ہے تو پھر ہمارا سوال: جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا جو کہ محدثین سے ثابت ہے، اس پر بدعت کا فتویٰ کیوں؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حدیث نقل کی،
نورِ محمدی تخلیق اول ہے، اس وقت کچھ بھی نہ تھا

کہ اس رسالہ کی تکمیل کیجاوے اور طبع کیلئے انکو دیا جاوے چنانچہ اسکا وعدہ کر لیا گیا
اور بنام خدا اس رمضان ۱۳۳۰ھ میں اسکا قصد کیا گیا۔ مضمون سوم اس رسالہ
میں بعض بعض مقام پر شوق میں اشعار لکھ دیئے ہیں اگر مستورات کے مجمع میں پڑھنے کا
اتفاق ہو تو اشعار چھوڑ دیئے جاویں فقط واللہ المستعان وعلیہ التکلان ٭

الفصول

پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں۔ پہلی روایت عبدالرزاق نے اپنی
سند کیساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھکو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی
چیز پیدا کی آپنے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور
اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اسکا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا
پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح
تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا
اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا پھر جب
اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصہ سے
قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ آگے طویل حدیث ہے۔
ف اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ

نشر الطیب
فی ذکر النبی الحبیب ﷺ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت: ۱۲۸۰ھ، وفات ۱۳۶۲ھ

دیوبندی رسالے نے دیوبندی مولوی طارق جمیل کا خطاب نقل کیا
جس میں اس نے تسلیم کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آدم علیہ السلام سے پہلے بھی نبی تھے

☆ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال میں نبوت ملی'' کا نعرہ بلند کرنے والو! طارق جمیل پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

مزارات اولیاء رحمہم اللہ پر حاضری دینا اہلسنت کا شعار ہے

مزارات پر حاضری کا باادب طریقہ ہمارے امام، امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اپنی معرکۃ الآرا کتاب فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مزارات پر حاضر ہونے میں پائنتی قدموں کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز میں باادب سلام عرض کرے "السلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر درود غوثیہ تین بار، سورۂ فاتحہ ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص سات بار پھر درود غوثیہ سات بار اور اگر وقت اجازت دے تو سورۂ یٰسین اور سورۂ ملک بھی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ الٰہی! اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندۂ مقبول کی نذر پہنچا۔

پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو، اس کے لئے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اسی طرح سلام کرکے واپس آئے، مزار کو ہاتھ نہ لگائے، نہ بوسہ دے (ادب اسی میں ہے) اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9، ص 522، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

غیر شرعی رسومات، منکرات شرعیہ مثل رقص ومزامیر، بے پردہ عورتوں کا ہجوم یہ تمام باتیں مزارات پر ناجائز و گناہ ہیں۔ اگر پھر بھی کوئی اس کا مرتکب پایا جائے تو ایسا شخص گناہ گار ہے۔ مسلک اہلسنت سے ان خرافات کا کوئی تعلق نہیں۔ ہم ادب کے ساتھ حاضری کے قائل ہیں جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی جو کہ مزارات کے نام سے بھی چڑتے ہیں، جمعہ اور دیگر اجتماعات میں مزارات اولیاء کو شرک وبدعت کا اڈہ اور حاضری دینے والوں کو بدعتی اور مشرک قرار دیتے ہیں۔

جبکہ اس کے برعکس دیوبندیوں کے مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد تقی عثمانی نے جب مزارات پر حاضری دی تو ان حاضریوں کا ذکر اپنے رسالے، اپنے سفرنامہ کی کتاب میں کیا۔ ہمارا سوال صرف اتنا ہے کہ ایک طرف دیوبندی مولوی اور عوام مزارات پر جانے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں اور دوسری جانب ان کے مفتی حاضری دیتے ہیں۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضور ﷺ کی عطا اور آپ ﷺ کا صدقہ تسلیم کرلیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

سعودی عرب

کیپ ٹاؤن کے مقدمے سے فراغت کے بعد ایک دن جوہانسبرگ اور آزادویل میں قیام رہا، جہاں قدیم احباب سے ملاقات ہوئی۔ اور ۱۱ر نومبر کی شام کو واپسی نیروبی کیلئے روانہ ہوئے۔ رات بارہ بجے نیروبی پہنچے۔ دو گھنٹے وہیں وی آئی پی لاؤنج میں گذارے۔ دو بجے شب سعودی ایئرلائنز کے ذریعے جدہ روانگی ہوئی۔ اور صبح ۷ بجے کے قریب جدہ ایئرپورٹ پر جہاز اترا۔ یہاں رابطہ العالم الاسلامی کے پروٹوکول آفیسر وفد کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ چنانچہ چند گھنٹے جدہ ٹھہرنے کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور نماز ظہر سے کافی پہلے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ ظہر سے پہلے ہی عمرہ شروع کردیا اور ظہر کے بعد اس کی تکمیل ہوئی۔

احقر کو ڈیڑھ سال بعد یہاں حاضری کا موقع ملا تھا، اور ایک بار پھر اس بات کا احساس ہوا کہ یہاں کے احوال دیدنی ہیں، شنیدنی نہیں۔ موسم نہایت خوشگوار تھا، اور ہجوم بھی کم تھا، اللہ تعالیٰ نے بڑے سکون و اطمینان کیساتھ حاضری نصیب فرمائی۔ اپنے ناگفتہ بہ حالات کے پیش نظر ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی یہی خیال ہر وقت دامن گیر رہا کہ

کہاں میں؟ اور کہاں یہ نکہتِ گل؟

نسیم صبح! تیری مہربانی

اللہ تعالیٰ نے اس مقام کی جو رفعتیں بخشی ہیں، اور اسے اپنے جن انوار و تجلیات کا مہبط بنایا ہے ان کی عظمت شان کا تقاضہ تو یہ تھا کہ ہم جیسوں کو یہاں پر مارنے کی بھی اجازت نہ ہوتی، لیکن یہ انہی کی عطا اور حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کا صدقہ ہے کہ بار بار حاضری کا موقع عنایت فرمایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حاضری کو خالص لوجہ الکریم بنادے، اور اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازدے۔ آمین ثم آمین

ایک دن مکہ مکرمہ کے قیام کے بعد اگلے روز مدینہ طیبہ روانگی ہوئی۔ اب مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جانے کے لیے جو جدید سڑک اسی سال تعمیر ہوئی ہے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) کی خواہش تھی کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ کے مزارات پر حاضری ہو

(۳)

اگلی صبح اتوار تھا، ناشتے کے بعد میزبانوں کے نمائندے عبدالرزاق صاحب (پروٹوکول آفیسر) ہوٹل پہنچ گئے۔ ہم نے سب سے پہلے حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت عبدالقادر گیلانیؒ اور بزرگوں کے مزارات پر حاضری کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے سہولت کے لحاظ سے حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ کے مزار پر پہلے حاضری کا پروگرام بنایا۔ ——

دن کی روشنی میں بغداد کی سڑکیں اور عمارتیں پہلی بار نظر آئیں، تو یہ بیسویں صدی کا ایک جدید شہر تھا، عمارتیں خوبصورت، سڑکیں صاف ستھری اور کشادہ، جا بجا چوراہوں پر بنے ہوئے پلوں اور زمین دوز راستوں نے ایک طرف ٹریفک کا مسئلہ بخوبی حل کر دیا ہے، اور دوسری طرف راستوں کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صدر صدام حسین کے زمانے میں بغداد کو جو تمدنی ترقی ہوئی ہے، اس نے شہر کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ خطیبؒ نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ منصور نے جب یہ شہر بسایا تو اس کا طول بھی دو میل تھا، اور عرض بھی، اور یہ دنیا کا پہلا شہر تھا جو دائرے کی شکل میں بسایا گیا۔ اور آج حال یہ ہے کہ اس کا ایک ایک محلہ بھی میلوں میں پھیلا ہوا ہے۔

جدید شہر کے مختلف علاقوں سے یکے بعد دیگرے گزرتے چلے گئے، یہاں تک کہ کار شہر کے قدیم حصے میں داخل ہو گئی، اور گلی کوچوں سے عہد گذشتہ کی بو باس آنے لگی۔ تھوڑی دیر میں گاڑی ایک نیم پختہ سڑک کے کنارے رُک گئی۔ یہاں ایک عالیشان مسجد کی دیواریں نظر آئیں، برابر میں ایک گلی تھی اور مسجد کا دروازہ گلی میں کھلتا تھا۔ دروازہ قدیم شاہی عمارتوں کی طرح بڑا پُر شکوہ تھا۔ یہ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ کی مسجد اور ان کا مدرسہ تھا، جس کے ایک حصے میں حضرت شیخؒ خود بھی آسودہ ہیں۔

یہ مسجد یہاں حضرت شیخؒ کے زمانے ہی سے قائم ہے، اور اسی کی دیوار قبلہ کے پیچھے حضرت شیخؒ کا مزار مبارک ہے۔ وہاں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ دراصل ایران کے شمال کے مغربی صوبے

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تین مشہور بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

عبارت کی طرف اشارہ کیا اور کہا: "اسے پڑھئے۔" میں نے پڑھا تو عبارت یہ تھی۔

"لقد انتشلت هذا الكتاب من نهر دجلة بعدأن رماه التتر، و ذلک سنة ٦٥٦ه۔ وانا الفقير إليه تعالیٰ عبدالله بن محمد ابن عبد القادر المكي."

میں نے ۶۵۶ھ میں یہ کتاب دریائے دجلہ میں پڑی ہوئی پائی تھی، جبکہ اسے تاتاریوں نے وہاں ڈال دیا تھا، میں نے یہ کتاب وہیں سے اٹھائی تھی۔ فقیر عبداللہ بن محمد بن عبدالقادر مکی۔

اس عبارت نے ذہن میں ساڑھے سات سو سال پہلے کے دلگداز واقعات کی ایک فلم چلا دی۔ تاریخ میں پڑھا تھا کہ تاتاریوں نے بغداد پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کی کتابوں سے دریائے دجلہ پر پل تعمیر کیا تھا اور کتابوں کی روشنائی سے دجلہ کا رنگ تک متغیر ہو گیا تھا۔ علم و حکمت کے کیسے کیسے خزانے اس وحشت و بربریت کی نذر ہوئے؟ ان کی تفصیل اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لیکن یہ قلمی نسخہ اس تاریخی واقعہ کی اصلیت کی آج بھی شہادت دے رہا ہے۔

☆ ☆ ☆

(۳)

اولیائے کرامؒ کے مزارات پر:

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ کے مزار کے بعد اسی شام کو بغداد کے ایک قدیم قبرستان میں حاضری ہوئی جو "مقبرہ باب قذیر" کے نام سے مشہور تھا۔ یہاں ایک چھوٹے سے احاطے میں حضرت معروف کرخی، حضرت جنید بغدادی اور حضرت سری سقطی رحمہم اللہ تعالیٰ کے مزارات ساتھ ساتھ واقع ہیں۔ تینوں مزارات پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

☆ اللہ کا شکر ہے کہ مفتی تقی عثمانی نے مزارات اولیاء پر حاضری کو سعادت تسلیم کیا، حالانکہ ان کے فرقے کے لوگ تو مزارات اولیاء پر حاضری کو شرک و بدعت کہتے پھرتے ہیں۔

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تسلیم کیا کہ حضرت معروف کرخی کے مزار پر اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے۔

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

نے نوجوانوں کو دنیا میں مسرتیں بخشی ہیں، ان کو جنت میں بھی مسرتیں عطا فرمایئے۔"

حاضرین نے کہا کہ ہم نے تو آپ سے بددعا کے لئے کہا تھا، فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں آخرت میں مسرتیں عطا فرمائیں تو ان کے دنیوی اعمال سے ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اس میں تمہارا تو کوئی نقصان نہیں۔" (صفۃ الصفوۃ ص ۱۸۱ ج ۲)

حضرت معروف کرخیؒ کی وفات ۲۰۰ھ میں ہوئی اور یہ بات اہل بغداد میں مشہور تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر کی ہوئی دعا قبول فرماتے ہیں۔ خاص طور پر قحط کے زمانے میں بارش کی دعا (الطبقات الکبریٰ للشعرانی" ص ۶۱ ج ۱) ابو عبد اللہ بن المحاملیؒ فرماتے ہیں کہ "میں معروف کرخیؒ کی قبر کے بارے میں ستر سال سے جانتا ہوں کہ جو کوئی غمزدہ وہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔"

(تاریخ بغداد للخطیب" ص ۱۲۳ ج ۱)

حضرت سری سقطیؒ:

حضرت سری بن مغلس سقطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۱ھ) انہی حضرت معروف کرخیؒ کے خلیفہ خاص ہیں، اپنے زمانے میں تصوف اور عقائد کے امام تھے۔ امام شعرانیؒ نے لکھا کہ بغداد میں علم توحید پر سب سے پہلے انہوں نے ہی کلام کیا۔ (طبقات ص ۔ ۶۳۰ ج ۱) امام ابو نعیمؒ نے ان کا یہ زریں ملفوظ روایت کیا ہے کہ:

من ادعی باطن علم ینقض ظاهر حکم فهو غالط

جو کوئی شخص کسی ایسے علم باطن کا دعویٰ کرے جو کسی ظاہری حکم شرعی کے خلاف ہو تو وہ خطا کار ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ص ۱۳۱ ج ۱۰)

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا خصوصی اہتمام تھا کہ دین کے کسی کام میں طلب دنیا کا شائبہ نہ آنے پائے۔ چنانچہ وہ اپنے معتقدین سے کوئی ہدیہ قبول

۳۷

☆ مفتی تقی عثمانی صاحب! آپ نے دیکھا کہ مزارات کی برکات کے علمائے اسلام بھی قائل تھے اور ہیں۔

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دی اور قبرستان میں فاتحہ پڑھی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

ابوبکر عطارؒ کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی وفات کے وقت ان کے پاس حاضر تھا، وہ اس وقت بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے کے وقت اپنے پاؤں کو دہرا کر لیتے تھے، یہاں تک کہ اسی حالت میں ان کے پاؤں سے روح نکل گئی اور اس کو حرکت دینا ممکن نہ رہا۔ لیکن آپ پھر بھی عبادت میں مشغول رہے کسی نے کہا کہ "آپ لیٹ جاتے تو اچھا تھا" فرمایا کہ: "یہ تو اللہ کی طرف سے احسان کا وقت ہے۔ اللہ اکبر۔" اور پھر اسی حالت میں آپؒ کی وفات ہوگئی۔ سن وفات ۲۹۷ھ ہے۔

ان تینوں بزرگوں کے مزارات ایک ہی احاطے میں واقع ہیں اور اس کے آس پاس دور تک قبروں کا ایک سلسلہ نظر آتا ہے۔ ان حضرات کے مزارات تو معلوم ہو گئے، لیکن اس قدیم قبرستان میں نہ جانے علم و فضل، زہد و تقویٰ اور جہد و عمل کے کیسے کیسے آفتاب و ماہتاب روپوش ہوں گے۔ بغداد صدیوں تک عالم اسلام کا دارالحکومت علماء و اولیاء اور مجاہدین و شہداء کا مرکز رہا ہے۔ اس کے قبرستانوں کا چپہ چپہ عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیات کے انوار سے معمور ہے، لیکن پندرھویں صدی کے ایک انجان مسافر کے لئے ان شخصیات کی تلاش اور پہچان ناممکن تھی۔ حضرت والد صاحبؒ کا شعر یاد آ گیا۔

ڈھونڈیں ہم اب نقوش سگِ رفتگاں کہاں؟
اب گردِ کارواں بھی نہیں کارواں کہاں؟

— چنانچہ اجمالی طور پر قبرستان کے تمام مکینوں پر فاتحہ پڑھ کر آگے روانہ ہوئے بغیر چارہ نہ تھا۔

کاظمیہ میں:

ان بزرگوں کے مزارات پر حاضری کے بعد ہم حضرت موسیٰ الکاظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔ جو بغداد کے مغربی حصے رصافہ میں واقع ہے، اس مزار کی وجہ سے اس پورے علاقے کا نام "کاظمیہ" ہے۔

حضرت موسیٰ الکاظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے

۳۲

☆☆ ہم اہلسنت بھی مزارات پر باادب حاضری کے قائل ہیں، سجدہ اور خرافات کو ہم بھی خلاف شریعت جانتے ہیں

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تسلیم کیا کہ حضرت موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے مزار پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

کو ساتھ لے کر آیا اور بغداد میں آپ کو دوبارہ قید کر دیا اور اسی قید کی حالت میں آپ کی وفات ہوئی۔ اس دوسری قید کے دوران آپ نے ہارون رشید کو جو ایک مختصر خط لکھا ہے وہ اپنی بلاغت اور تاثیر کا شاہکار ہے اور اس کو جتنی بار پڑھا جائے، اس میں حکمت و موعظت کی ایک کائنات سمٹی ہوئی نظر آتی ہے، فرمایا:

إنه لن ينقضي عني يوم من البلاء إلا انقضى عنك معه يوم من الرخاء حتى نفضي جميعا إلى يوم ليس له انقضاء يخسر فيه المبطلون. (صفة الصفوة ص ۱۰۵ ج ۲)

اس دریا بکوزہ مختصر سے اصل تاثر تو عربی ہی میں ہے لیکن اردو میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ

"میری اس آزمائش کا جو دن بھی کٹتا ہے وہ تمہاری عیش و عشرت کا ایک دن اپنے ساتھ کاٹ کر لے جاتا ہے، یہاں تک کہ ہم دونوں ایک ایسے دن تک پہنچ جائیں گے جو کبھی کٹ نہیں سکے گا، اس دن خسارہ ان لوگوں کا ہوگا جو باطل پر ہیں۔

حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے، کثرت عبادت کی بنا پر ان کا لقب "العبد الصالح" مشہور تھا، جو سخا میں بھی یکتا تھے جب کسی شخص کے بارے میں معلوم ہوتا کہ وہ آپ کی غیبت کرتا ہے تو اس کے پاس کوئی مالی ہدیہ بھیج دیتے۔ ہارون رشید کی قید ہی میں ۵ رجب ۱۸۳ھ کو وفات ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی" ص ۳۳ ج ۱)

—— اللہ تعالیٰ نے وفات کے بعد بھی ان کے مزار کو یہ مقام بخشا کہ بزرگوں کے تجربے کے مطابق وہاں جو دعا کی جائے، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں۔ ابو علی خلال کہتے ہیں کہ "مجھے جب بھی کوئی پریشانی پیش آئی تو میں حضرت موسیٰ بن جعفرؒ کے مزار پر گیا اور ان کے توسل سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میرے مقصد کو آسان فرما دیا۔" (تاریخ بغداد للخطیب ص ۱۲۰ ج ۱)

یہاں تک تو بات صحیح تھی لیکن حدود کی فہم نہ رکھنے والے نادان معتقدین نے اس

۳۳

☆ مزارات پر حاضری اور ان کے وسیلے سے دعا مانگنے کو شرک کہنے والو! تاریخ بغداد کے مصنف پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے امام شافعی کا قول نقل کیا کہ امام ابوحنیفہ کے مزار پر دعا قبول ہوتی ہے

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

رہے بعد میں جب عراق کے حالات سازگار ہوئے تو دوبارہ عراق تشریف لائے۔ اس وقت عباسی خلافت کا آغاز ہو چکا تھا۔ شروع میں آپ نے اس امید پر عباسی خلافت کا خیر مقدم کیا کہ یہ دینی اعتبار سے بنو امیہ سے بہتر ثابت ہوں گے۔ لیکن جب یہ امید بر نہ آئی تو عباسی خلفاء سے بھی آپ کا اختلاف شروع ہو گیا۔ خلیفہ منصور اپنے عہد حکومت میں یہ چاہتا تھا کہ امام صاحب کوئی سرکاری منصب قبول فرما لیں تاکہ لوگوں کو ان کی حمایت کا تاثر دیا جائے۔ لیکن حضرت امام صاحب اس لئے کوئی منصب قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے کہ اس میں بعض خلاف شرع امور میں سرکاری احکام کی تعمیل کرنی پڑے گی۔ ابتداً قریب اسے منصب ... آپ نے بغداد کے معماروں کی نگرانی اور اینٹیں شمار کرنے کی ذمہ داری قبول فرمالی۔ بعد میں منصور کی طرف سے عہدہ قضا قبول کرنے پر اصرار کیا گیا۔ لیکن حضرت امام صاحب اس پر کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ جس کی پاداش میں منصور نے آپ کو قید بھی کیا اور ایک روایت کے مطابق کوڑے بھی لگوائے۔ بعض روایات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسی قید کی حالت میں وفات ہوئی اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ رہائی تو ہو چکی تھی لیکن حکومت کی طرف سے فتویٰ دینے اور گھر سے باہر لوگوں سے میل جول رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔ اسی حالت میں رجب ۱۵۰ھ میں آپ دنیا سے رخصت ہو گئے اور اس طرح بغداد کے اس حصے کو آپ کی آرام گاہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں یہ جگہ جہاں امام اعظم کا مزار ہے ایک قبرستان تھا جو "مقبرۃ الخیزران" کے نام سے مشہور تھا۔ لیکن حضرت امام صاحب کی تدفین کے بعد یہ "اعظمیہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے معتقدین نے یہاں ایک مسجد تعمیر کی اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مسجد وسیع ہوتے ہوتے ایک شاندار جامع مسجد بن گئی اور اس کی ایک مستقل تاریخ ہے جس پر مسجد کے موجودہ امام صاحب نے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہمیشہ مرجع خاص و عام رہا۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند سے امام شافعیؒ کا یہ قول روایت کیا ہے کہ:

انی لاتبرک بأبی حنیفة واجیء الی قبره فی کل یوم. یعنی زائرا. فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین وجئت الی قبره وسألت الله تعالیٰ الحاجة عنده فما تبعد عنی حتی تقضی. (تاریخ بغداد ص ۱۲۳ ج ۱)

"میں امام ابوحنیفہؒ سے برکت حاصل کرنے کے لئے ان کی قبر پر آتا ہوں اور جب مجھے کوئی ضرورت لاحق ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھ کر ان کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور وہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہوں تو وہ حاجت بہت جلد پوری ہو جاتی ہے۔"

اور یہ بات تو بہت مشہور ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعیؒ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مزار پر حاضر ہوئے تو وہاں اپنے مسلک کے خلاف نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھا کیونکہ امام ابوحنیفہؒ اس کے قائل نہیں تھے۔

حضرت امام صاحبؒ کے مزار پر پہنچ کر ایسا سرور و سکون محسوس ہوا جیسے کوئی بچہ ماں کی آغوش میں پہنچ کر سکون محسوس کرتا ہے۔ دل چاہتا تھا کہ یہ کیفیت طویل سے طویل تر ہوتی چلی جائے۔ لیکن کافی دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے بالآخر چار و ناچار بادل ناخواستہ یہاں سے رخصت ہوئے۔

کتب خانوں میں:

رات ہو چکی تھی۔ اس لئے حضرت امام صاحبؒ کے مزار پر حاضری کے بعد خواہش یہ تھی کہ یہاں کے تجارتی کتب خانوں سے ایسی کتابیں خریدی جائیں جو پاکستان میں دستیاب نہیں ہیں۔ چنانچہ یہاں سے بغداد کے سب سے بارونق اور مرکزی علاقے "الباب الشرقی" پہنچے۔ عرصہ دراز سے ذہن میں یہ تصور تھا کہ دنیا بھر میں عربی کتابوں کا سب سے بڑا مرکز بغداد کا مکتبۃ المثنیٰ ہے۔ پاکستان میں رہتے ہوئے ہم نے اس کی کتابوں کی فہرست منگوائی تھی تو وہ سینکڑوں صفحات پر مشتمل تھی اس لئے ہم نے اپنے رہنما عبدالرزاق صاحب سے ہم

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام نے بعد از وصال خواب میں آ کر فرمایا کہ ہماری قبروں میں پانی آ رہا ہے

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

(سیر اعلام النبلاء ص ۳۶۰ ج ۲)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ آخر میں مدائن ہی میں مقیم رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چالیس دن بعد آپ نے مدائن ہی میں وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ۔

حضرت عبداللہ جابرؓ:

انہی کے برابر میں دوسرے مزار پر صاحب مزار کا نام "عبداللہ بن جابر" لکھا ہے۔ آپ کے بارے میں احقر کو پوری تحقیق نہ ہو سکی کہ کون بزرگ ہیں؟ جہاں تک جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق ہے، وہ مشہور انصاری صحابی ہیں، لیکن ان کا قیام مدینہ طیبہ ہی میں رہا ہے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ (الاصابہ ص ۲۱۳ ج ۱)

عبداللہ بن جابر نام کے صحابہ کرام کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے، ایک عبداللہ بن جابر الانصاری البیاضیؓ ہیں اور دوسرے عبداللہ بن جابر العبدیؓ۔ لیکن دونوں بزرگوں کے حالات دستیاب نہیں ہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ انہوں نے کہاں وفات پائی (الاصابہ [illegible]) اس لئے یہ ایک احتمال ہے کہ صاحب مزار ان میں سے کوئی بزرگ ہوں۔

دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ آپ مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہؓ کے صاحبزادے ہوں اور مدائن میں آ کر مقیم ہو گئے ہوں، لیکن صحابی ہونے کے علاوہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے صاحبزادے کا کوئی ذکر نہیں مل سکا جس سے اس احتمال کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے۔ بہر کیف اس علاقے میں مشہور یہی ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں۔

ایک عجیب ایمان افروز واقعہ:

حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ کے مزارات کے ساتھ [illegible] میں ایک عجیب و غریب اور ایمان افروز واقعہ [illegible] جو آج کل بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ یہ واقعہ میں نے پہلی بار جناب مولانا [illegible] احمد صاحب انصاری مدظلہم سے سنا تھا، پھر بغداد میں [illegible] اوقاف کے [illegible] جناب [illegible] صاحب نے بھی اس واقعہ کا ذکر کیا۔

یہ ۱۹۳۲ء کا واقعہ ہے، اس وقت عراق میں بادشاہت تھی۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبریں اس وقت یہاں (جامع مسجد سلمانؓ کے سامنے) میں نہیں تھیں، بلکہ یہاں سے کافی فاصلے پر دریائے دجلہ اور مسجد سلمانؓ کے درمیان کسی جگہ واقع تھیں۔

۱۹۳۲ء بادشاہ وقت نے خواب میں دیکھا کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ اس سے فرما رہے ہیں کہ ہماری قبروں میں پانی آ رہا ہے، اس کا مناسب انتظام کرو۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ دریائے دجلہ اور قبروں کے درمیان کسی جگہ گہری کھدائی کر کے دیکھا جائے کہ دجلہ کا پانی اندرونی طور پر قبروں کی طرف رس رہا ہے یا نہیں۔ کھدائی کی گئی لیکن پانی رسنے کے کوئی آثار نظر نہیں آئے۔ چنانچہ بادشاہ نے اس بات کو خواب سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔

لیکن اس کے بعد [illegible] دوبارہ [illegible] خواب دکھائی دیا جس سے بادشاہ کو بڑی تشویش ہوئی اور اس نے علماء کو جمع کر کے ان کے سامنے یہ خواب بیان کیا۔ [illegible] اس وقت عراق کے کسی عالم نے بھی یہی بیان کیا کہ انہوں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔ اس وقت مفتی [illegible] اور [illegible] مشورے کے بعد رائے یہ قرار پائی کہ دونوں بزرگوں کی قبر مبارک کو کھولا جائے اور اگر پانی وغیرہ آ رہا ہو تو ان کے جسموں کو منتقل کیا جائے۔ اس وقت کے علماء نے بھی اس رائے سے اتفاق کر لیا۔

چونکہ قرون اولیٰ کے دو عظیم بزرگوں اور صحابہ رسول اللہ ﷺ کی قبروں کو کھولنے کا یہ واقعہ تاریخ میں پہلا واقعہ تھا اس لئے حکومت عراق نے اس کا بڑا زبردست اہتمام کیا۔ اس کے لئے ایک تاریخ مقرر کی تاکہ لوگ اس عمل میں شریک ہو سکیں، اتفاق سے وہ تاریخ ایام حج کے قریب تھی، جب اس ارادے کی اطلاع حجاز پہنچی تو وہاں حج پر آئے ہوئے لوگوں نے حکومت عراق سے درخواست کی کہ اس تاریخ کو تھوڑا سا مؤخر کیا جائے تاکہ حج سے فارغ ہو کر جو لوگ عراق آنا چاہیں وہ آ سکیں، چنانچہ حکومت عراق

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے شیخ عبدالحق اشبیلی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی، سلام کیا اور فاتحہ پڑھی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

آواز سنائی دی اور یہ واقعہ تین مرتبہ ہوا۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

اسی مجاور نے یہ بھی بتایا کہ علامہ عبدالحق اشبیلی کی وفات کے بعد بجایہ کے بچے بچے کی زبان پر یہ جملہ تھا۔

الشیخ عبد الحق، قتل بغیر حق.

وہ شیخ جو حق کا بندہ تھا، حق کے بغیر قتل ہوا۔

یہاں تک کہ اس علاقے میں یہ جملہ ضرب المثل بن گیا۔

— الحمد للہ، شیخ کے مزار پر سلام عرض کرنے اور فاتحہ پڑھنے کی توفیق ہوئی۔ میں سوچ رہا تھا کہ اللہ کے اس برگزیدہ بندے نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ تبلیغ حق، خدمت دین اور خدمت خلق میں صرف کیا اور حق ہی کی خاطر مظلومیت کی لرزہ خیز موت کو سینے سے لگا کر زندگی جاوید ہوگئے۔ وہ حاکم جس نے انہیں سولی پر لٹکایا تھا اسے آج کوئی نہیں جانتا، مجھے اس دور کے تذکروں میں اس کا نام تک نہیں مل سکا، لیکن علامہ عبدالحق کا نام زندہ جاوید ہے اور جب تک دنیا میں حق کے نام لیوا باقی ہیں ان پر عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کئے جاتے رہے گے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ.

وادئ صوم میں

بجایہ کے قیام کے دوران ایک جمعہ آیا تو کانفرنس کے منتظمین تمام مندوبین کا بجایہ سے تقریباً اسی میل کے فاصلے پر وادی صومام لے گئے۔ یہ سرسبز و شاداب پہاڑوں میں گھری ہوئی بڑی حسین وادی ہے، یہاں کے بلند ترین پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے، اس گاؤں کے ایک کچے مکان میں فرانسیسی استعمار کے زمانے میں الجزائر کے مختلف خطوں کے مسلمان مجاہدین کا ایک کنونشن منعقد ہوا تھا جس میں تمام علاقوں کے لوگوں نے ایک متحد پلیٹ فارم بنا کر فرانس سے آزاد ہونے کی جدوجہد شروع کی تھی۔ حکومت الجزائر نے آزادی کے بعد اس مکان کو محفوظ رکھا ہے، اور اس کے آس پاس متعدد یادگاریں بنادی ہیں۔

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت لیث بن سعد علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

اور آپ انہیں پورا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔

حضرت لیث بن سعدؒ کی وفات ۱۵ شعبان ۱۷۵ھ کو ہوئی، نماز جنازہ میں اس قدر اژدحام ہوا کہ خالد بن عبدالسلام کہتے ہیں "میں نے ایسا جنازہ کسی کا نہیں دیکھا۔"[1]

الحمدللہ! اس جلیل القدر محدث، فقیہ اور ولی اللہ کے مزار پر حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جن کو بعض حضرات نے ابدال میں شمار کیا ہے۔

شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ کے مزار پر

حضرت امام شافعیؒ اور امام لیث بن سعدؒ کے مزارات کے آس پاس کا علاقہ "قرافہ" کہلاتا تھا، اور یہیں حضرت شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے، یہ نویں صدی ہجری کے مشہور محدث، فقیہ اور صوفی بزرگ تھے، جنہیں اپنی صدی کا مجدد بھی کہا گیا ہے۔ یہ حافظ ابن حجرؒ اور علامہ ابن ہمامؒ کے شاگرد ہیں، اور علامہ ابن حجر ہیثمیؒ اور شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ جیسے حضرات کے استاذ، اور ان شخصیتوں میں سے ہیں، جن پر اہل مصر بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔

انہوں نے مصر میں انتہائی فقر و فاقہ کی حالت میں تعلیم حاصل کی، خود فرماتے ہیں کہ میں جامع ازہر میں علم حاصل کرتا تھا، بعض اوقات فاقے کی شدت کی بنا پر نوبت یہاں تک پہنچی کہ مجھے کھانے کو کچھ نہ مل سکا تو میں نے وضوخانے کے قریب پڑے ہوئے تربوز کے چھلکے اٹھائے اور انہیں اچھی طرح دھویا، اور انہیں کھا کر اپنی بھوک مٹائی۔ بعد میں ایک ولی اللہ نے جو ایک چکی پر کام کرتے تھے، میری دیکھ بھال شروع کر دی، وہ مجھے کھانے پینے کی ضروریات مہیا کر دیا کرتے تھے، اور اسی زمانے میں انہوں نے مجھے بشارت بھی دی تھی کہ تم ان شاء اللہ بہت دن زندہ رہو گے، اور شیخ الاسلام ہو گے، اور تمہارے شاگرد بھی تمہاری زندگی ہی میں شیخ الاسلام کے منصب پر فائز ہوں گے۔[2]

---

[1] سیر اعلام النبلاء ص ۱۵۰ ج ۸۔ اس سے پہلے کے اقتباسات بھی اسی کتاب میں مذکور ہیں۔

[2] الکواکب السائرۃ للغزی۔ ص ۱۹۶، ۱۹۷، ج ۱

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام کے مزار پر حاضری دی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

دلانے کی کوشش کی۔

اسی طرح حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا جو واقعہ سورۃ الکہف میں بیان ہوا ہے، اس میں جو نوجوان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ ایک صحیح حدیث کے مطابق یہی حضرت یوشع علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کو نبوت عطا فرمائی گئی اور بنی اسرائیل کی سربراہی بھی انہی کو عطا ہوئی، اور فلسطین کے عمالقہ سے جہاد کا جو مشن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں تشنۂ تکمیل رہ گیا تھا، وہ آپ ہی کے ہاتھوں پورا ہوا، آپ نے بنی اسرائیل کو لے کر فلسطین پر قابض جابر و ظالم قوم عمالقہ سے جہاد کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور آپ پوری ارضِ مقدس پر قابض ہو گئے۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

اب اس بات کی سو فیصد تحقیق تو قریب قریب ناممکن ہے کہ یہ واقعۃً حضرت یوشع علیہ السلام کی قبر ہے یا نہیں؟ البتہ یہ تمام علاقہ اسی ارضِ مقدس کا حصہ ہے جسے حضرت یوشع علیہ السلام نے فتح فرمایا تھا، اس لیے یہ بات جو یہاں کے لوگوں میں مشہور چلی آتی ہے، کچھ بعید بھی نہیں۔ قبر کی غیر معمولی لمبائی پر ... لیے حیران کن تھی۔ لیکن بعد میں اردن اور شام کے اندر جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے مزارات دیکھے، وہاں بھی یہی صورت نظر آئی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں کسی مقدس شخصیت کی تعظیم کے خیال سے اس کی قبر بہت لمبی بنائی جاتی تھی۔ واللہ اعلم۔

بہر صورت! ایک جلیل القدر پیغمبر کے مزار پر حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، احقر کے لیے سرکارِ دو عالم ﷺ کے روضۂ اقدس کے بعد کسی پیغمبر کے مزار پر حاضری کا یہ پہلا اتفاق تھا۔

مسجد سے باہر نکلے تو سردی ناقابلِ برداشت حد تک شدید تھی۔ زبردست برفانی ہوائیں چل رہی تھیں، اور عجب نہیں کہ یہاں درجۂ حرارت نقطۂ انجماد تک پہنچا ہوا ہو۔ اس لیے باہر زیادہ دیر ٹھہرنا ممکن نہ تھا، ہم دوبارہ گاڑی میں سوار ہو گئے۔

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام کیا، حاضری دی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

ابھی ذہن ان تصورات میں گم تھا۔ کہ اس میدان کے مقامی مجاور نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ: ''یہ حضرت زید بن حارثہؓ کا مقامِ شہادت ہے''یہاں چند فٹ اونچا ایک پتھروں کا بنا ہوا ستون نصب تھا، اور اس پر دھندلے حروف میں لکھی ہوئی یہ عبارت پڑھی جاسکتی تھی کہ:"هنا استشهد زيد بن حارثة" (حضرت زید بن حارثہؓ اس مقام پر شہید ہوئے)۔اسی سے کچھ فاصلے پر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا مقامِ شہادت بیان کیا جاتا ہے۔ وہاں پر بھی اسی قسم کا ایک ستون کھڑا ہوا ہے۔ مجاور نے بتایا کہ یہاں سے جنوب میں تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر میدان کے بیچوں بیچ ایک جگہ ہے، جس کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ وہاں شہید ہوئے تھے۔ اس جگہ ایک زیرِ زمین سرنگ بھی بنی ہوئی ہے، مجاور کے کہنے کے مطابق کسی زمانے میں یہاں یہ بات مشہور تھی کہ اس سرنگ سے خوشبو آتی ہے، کوئی شخص اس کی تحقیق کے لیے اندر داخل ہوا، لیکن پھر واپس نہیں آسکا۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے مزارات اس میدان سے کافی فاصلے پر ایک بستی میں واقع ہیں، اس بستی کا نام غالباً انہی مزارات کی وجہ سے ''مزار'' مشہور ہے۔ چنانچہ ہم لوگ میدانِ موتہ سے اس بستی کی طرف روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ صحابۂ کرامؓ میں کچھ امتیازی خصوصیات کے حامل ہیں، تمام صحابہ کرامؓ میں یہ امتیاز انہی کو حاصل ہے کہ ان کا نام قرآن کریم میں مذکور ہے۔ (فلما قضى زيد منها وطرا۔ سورۃ الاحزاب) یہ اعزاز کسی دوسرے صحابی کو حاصل نہیں ہے، اسی طرح آپ کی ایک امتیازی سعادت یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آپ کا اپنا متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنایا ہوا تھا۔ اور اس کا واقعہ بھی

مفتی تقی عثمانی نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام کیا اور حاضری دی

شخص جس نے نبی کریم ﷺ کی رفاقت ومحبت کی خاطر اپنے باپ، چچا اور پورے خاندان کو چھوڑ دیا تھا، اللہ کے دین کی خاطر آنحضرت ﷺ سے تقریباً ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر اس اجنبی سرزمین میں آسودہ ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ وأرضاہ)

حضرت زید بن حارثہؓ کے مزار مبارک کے ساتھ ایک عالیشان مسجد بنی ہوئی ہے، ہم نے نماز ظہر اسی مسجد میں ادا کی۔

حضرت جعفر طیارؓ کے مزار پر

یہاں سے کچھ فاصلے پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا مزار ہے، وہاں بھی حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت ملی۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، حضرت علیؓ کے بڑے بھائی تھے جو عمر میں ان سے دس سال بڑے تھے۔ نبی کریم ﷺ سے شکل وشباہت بہت ملتی تھی، ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے آپ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اشبهت خلقي و خلقي" (بخاری ومسلم)

"تم صورت میں بھی میرے مشابہ ہو، اور اخلاق میں بھی۔"

حضرت جعفرؓ غریب نواز بہت تھے، غریبوں اور مسکینوں کی بہت مدد کرتے تھے، اس لیے ان کا لقب "ابو المساکین" مشہور ہو گیا تھا، اور حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ "رسول اللہ ﷺ کے بعد جعفر بن ابی طالب تمام لوگوں سے افضل ہیں۔" آپ نے کفار کے ظلم وستم سے تنگ آ کر حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی، اور آپ ہی نے نجاشی کے دربار میں وہ پر اثر تاریخی تقریر فرمائی جس کے نتیجے میں نجاشی مسلمان ہوئے۔ چنانچہ جب آپ حبشہ سے غزوۂ خیبر کے موقع پر واپس تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ نے باہر نکل کر آپ کا استقبال فرمایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ یہ ۷ھ کا واقعہ ہے، اور اگلے ہی سال ۸ھ میں غزوۂ موتہ پیش آ گیا، جس میں آپ کی فداکارانہ شجاعت اور شہادت کا واقعہ پیش آ ہی چکا ہے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ

۴۳۹

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت نور الدین زنگی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی، سلام کیا اور فاتحہ پڑھی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

ہدایت کی وہ مشعلیں ہوں گی جن سے ظلمتوں میں ڈوبی ہوئی انسانیت پر ایک بار پھر عدل وانصاف اور خدا پرستی کی کرنیں ضیاء بار ہوں گی، اور یہ دنیا جو آج ظلم وجہالت کی تیرگی میں پھنسی ہوئی ہے، اس پر دوبارہ رشد وہدایت کا سویرا طلوع ہو جائے گا۔

نور الدین زنگیؒ کے مزار پر:

جامع اُموی سے نکلے تو مسجد کے بالکل برابر تاریخ اسلام کے جلیل جلیل نور الدین زنگیؒ کا مزار تھا، وہاں سلام عرض کرنے اور فاتحہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

نور الدین زنگیؒ تاریخ اسلام کے ان چند فرماں رواؤں میں سے ہیں، جنھوں نے اپنے عدل وانصاف، رعایا دوستی، عزم وشجاعت اور حسن انتظام میں خلافت راشدہ کے زمانے کی یادیں تازہ کیں۔ اتابکی خاندان کے اس اولوالعزم مجاہد کی پوری زندگی صلیب برداروں کے ساتھ میدان جہاد میں گزری۔ اور اس نے اپنی جانبازی کے ذریعے نہ جانے کتنی بار جرمنی، فرانس اور یورپ کی دوسری طاقتوں کے چھکے چھڑائے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب سلجوقی حکومت زوال پذیر ہو چکی تھی، عباسی خلافت طرح طرح کے فتنوں کا شکار تھی، اور یورپ کی صلیبی طاقتیں مسلمانوں کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر عالم اسلام کو ہضم کرنا چاہتی تھی۔ اس نازک موقع پر سب سے پہلے نور الدین زنگیؒ کے والد عماد الدین زنگی اور ان کے بعد نور الدین زنگیؒ نے اُمت مسلمہ میں ایک نئی بیداری پیدا کی، اور یورپی سازشوں کو ناکام بنا کر چھوڑا۔

نور الدین زنگیؒ کی فتوحات اور کارناموں کی تفصیل کے لئے ایک پوری کتاب درکار ہے، یہاں ان کی تفصیلات کا موقع نہیں ہے، لیکن علامہ ابن اثیر جزریؒ جو بڑے پائے کے مؤرخ اور محدث ہیں، اور نور الدین زنگیؒ کے ہمعصر ہیں، انہوں نے اپنی تاریخ میں نور الدین زنگیؒ کے عہد حکومت پر جو مجموعی تبصرہ کیا ہے، وہ یہاں نقل کئے بغیر رہا نہیں جاتا۔ علامہ ابن اثیرؒ لکھتے ہیں:

"میں نے اسلامی عہد کے پہلے کے فرماں رواؤں سے لے کر اس وقت تک تمام بادشاہوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا، مگر خلفائے راشدین اور عمر بن عبد العزیزؒ

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت حزقیل علیہ السلام کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

خلافت کا زمانہ تھا۔ آپ اکثر ان کے پاس پہنچ جاتے اور انہیں نصیحت بھی فرماتے اور بعض اوقات بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ بھی، لیکن حضرت معاویہؓ ان کی ہر بات کی بیحد قدر فرماتے تھے اور لوگوں سے کہہ رکھا تھا کہ "یہ جو کچھ کہیں انہیں ٹوکا مت کرو۔"

چونکہ آپ کا قیام داریا میں تھا اس لئے ایک روایت یہ ہے آپ کی قبر یہیں پر ہے اور یہ قبر جو ہمارے سامنے تھی، اسی روایت کے مطابق ہے لیکن ایک دوسری روایت یہ ہے کہ آپ رومیوں سے جہاد کی غرض سے روم کے علاقے میں تشریف لے گئے تھے، وہیں پر آپ کی وفات ہوئی۔ [1] واللہ سبحانہ اعلم۔

حضرت حزقیل علیہ السلام کا مزار:

داریا کے اس چھوٹے سے قبرستان سے کچھ دور ایک مکان کے بیرونی چبوترے پر ایک الگ تھلگ قبر بنی ہوئی ہے جس کے بارے میں یہاں مشہور ہے کہ یہ مشہور اسرائیلی پیغمبر حضرت حزقیل علیہ السلام کی قبر ہے۔ یہ قبر بھی حضرت شعیب اور حضرت یوشع علیہم السلام کی قبروں کی طرح معمول سے بہت لمبی ہے، یہاں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

تاریخی روایت کے مطابق حضرت حزقیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ تھے، پہلے خلیفہ حضرت یوشع علیہ السلام تھے، دوسرے حضرت کالب بن یوحنا اور تیسرے حضرت حزقیل علیہ السلام موجودہ بائبل کے عہد نامۂ قدیم میں ایک صحیفہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔ قرآن کریم میں آپ کا اسم گرامی مذکور نہیں ہے، لیکن قرآن کریم نے سورۃ البقرہ میں ایک واقعہ بیان فرمایا ہے، جس کے بارے میں بعض تفسیری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ ہی سے متعلق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور بعض دوسرے بزرگوں سے یہ روایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حزقیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت سے فرمایا کہ فلاں

[1] ابن عساکر، حوالہ مذکورہ، ص ۳۶۹

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے امام شامی علیہ الرحمہ کے مزار پر سلام کیا، حاضری دی اور ایصالِ ثواب کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

پر اپنی کتاب "حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق" میں تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے اور میرے برادر زادہ عزیز گرامی مولانا محمود اشرف عثمانی نے حضرت معاویہؓ کی سیرت اور مناقب پر ایک مستقل مقالہ لکھا ہے، جو اسی کتاب کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ:

دمشق کے قیام میں جتنے کام پیشِ نظر تھے، بحمد اللہ وہ تقریباً سب پورے ہو چکے تھے، البتہ ایک خواہش ابھی باقی تھی۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ سے ہم طالب علموں کا تعلق خاطر محتاجِ بیان نہیں ہو سکتا۔ ان کی کتاب "ردّ المحتار" اس وقت حنفی مفتیوں کا سب سے بڑا ماخذ ہے، جس سے دن رات استفادہ کی نوبت آتی رہتی ہے، خواہش تھی کہ ان کے مزار پر بھی حاضری ہو، لیکن عنایت صاحب جواب تک ہماری رہنمائی کرتے رہے تھے، ان کے مزار کے محلِ وقوع سے واقف نہ تھے۔ اب شیخ فرفور کے یہ شاگرد جو آج میسر آئے، انہوں نے بتایا کہ وہ مزار سے واقف ہیں۔

چنانچہ سوق الحمیدیہ سے ہم ایک مرتبہ پھر "الباب الصغیر" کے قبرستان کی طرف گئے، وہاں قبرستان کے مرکزی دروازے کے بائیں جانب ایک چھوٹا سا احاطہ بنا ہوا ہے، جس کا دروازہ بھی الگ ہے، اس میں علامہ شامیؒ اور ان کے اہلِ خاندان آرام فرما ہیں۔

— سب سے پہلے علامہ شامیؒ کے مزار پر حاضری ہوئی اور محبت و عقیدت کے جذبات کے ساتھ سلام عرض کرنے اور ایصالِ ثواب کا موقع ملا۔

علامہ شامیؒ کا نام امین ابن عابدینؒ ہے اور ۱۱۹۸ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد تاجر تھے، اور بچپن میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا، حفظ کے بعد والدین نے ان کو تجارت کی تربیت کے لئے دکان پر بٹھانا شروع کر دیا۔ یہ وہاں بیٹھ کر بلند آواز سے تلاوت کرتے رہتے تھے۔ ایک دن بیٹھے ہوئے تلاوت کر رہے تھے کہ ایک اجنبی وہاں سے گذرے، انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہا کہ تمہارا اس طرح پڑھنا دو وجہ سے جائز نہیں ہے، اوّل تو اس لئے کہ یہ بازار ہے اور لوگ یہاں آپ کی تلاوت نہیں سن سکتے اور آپ کی وجہ سے

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے قاسم نانوتوی دیوبندی کے مزار پر دیوبندیوں کا جمِ غفیر دیکھا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

ہے۔اس کے ارد گرد تشنگانِ معرفت کا ہجوم ہے اور سرکار رحمۃ للعالمین ﷺ ان کو اس کنویں سے سیراب فرما رہے ہیں۔ احاطے کے بیچ بیچ مولسری کے وہ درخت ہیں جن کی پرکیف چھاؤں میں نہ جانے کتنے علماء و اولیاء اسباق کے تکرار میں مصروف رہے۔ مغرب میں وہ دارالحدیث ہے جس نے اس صدی کے سب سے مایہ ناز محدثین پیدا کئے اور اس کے اوپر دارالتفسیر کا وہ پرشکوہ گنبد ہے جس میں گذشتہ صدی کے عظیم مفسر تیار ہوئے۔ احاطہ مولسری کی شمالی دیوار میں وہ کمرہ ہے جو مدتوں دارالافتاء کی حیثیت میں استعمال ہوا۔ احقر کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ سالہا سال تک یہیں فتاویٰ لکھتے رہے اور اس طرح یہاں سے "فتاویٰ دارالعلوم" کا وہ عظیم خزانہ تیار ہوا جس کا بمشکل بیسواں حصہ ابھی تک شائع ہو سکا ہے۔ غرض اس احاطے سے لے کر باب الظاہر تک یہاں کا چپہ چپہ اس صدی کے بہترین انسانوں کی یادگار ہے اور اس کے ایک ایک کونے کی تاریخ پر مستقل کتابیں تیار ہو سکتی ہیں۔ ماضی کے تصورات کا ایک جہان دل میں لئے گھنٹوں اس ادارے کے مختلف حصوں میں گھومتا رہا، ایک ایک یادگار کو دیکھ کر حجتی کا یہ شعر زبان پر آ جاتا ہے:

بلیت بلی الاطلال ان لم اقف بها
وقوف شحيح ضاع في الترب خاتمه

عصر کے بعد چند رفقاء کے ہمراہ قبرستان کا رخ کیا، یہ قبر "مقبرہ قاسمی" کے نام سے موسوم ہے سب سے پہلے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی، دارالعلوم انہی کا لگایا ہوا پودا ہے جس کے برگ و بار آج سارے عالم اسلام میں پھیل چکے ہیں۔ آج اس مزار پر دارالعلوم کے فیض یافتگان کا اتنا ہجوم تھا کہ شاید پہلے کبھی نہ ہوا۔ انہی کے پائتانے میں دو قبریں سب سے ممتاز نظر آتی ہیں۔ ایک شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہ کی ہے جو دارالعلوم کے سب سے پہلے طالب تھے اور پھر مدرس صدر مدرس شیخ الحدیث بھی ہوئے اور دارالعلوم کی چٹائیوں پر بیٹھ کر ہی انہوں نے آزادی ہند کی وہ بین الاقوامی تحریک چلائی جو "ریشمی رومال کی تحریک"

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے قطب الدین بختیار کاکی اور نصیر الدین چراغ کے مزار پر حاضری دی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

معاملہ فرمایا۔ اساتذہ کرام سے بھی مختصر ملاقات رہی۔ کتب خانے کی بھی زیارت ہوئی۔ لیکن افسوس ہے کہ وقت کی قلت کی وجہ سے طبیعت سیر نہ ہو سکی لیکن احقر کے لئے یہ مختصری ملاقات بھی بڑی نعمت تھی۔

سہارنپور کے بعد دہلی میں بھی چار دن قیام رہا۔ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب مدظلہم العالی کیا زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جناب قاری محمد ادریس صاحب مدظلہم کے یہاں قیام رہا۔ مرکز تبلیغ نظام الدین بھی حاضری ہوئی۔ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہم العالی کی زیارت و ملاقات سے سعادت ملی۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہم کے مزار پر بھی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ مسلمانوں کے مشہور معروف روزنامے "الجمعیۃ" کے فاضل ایڈیٹر جناب تاز انصاری سے پاکستان ہی میں نیاز حاصل ہو چکا تھا اور ان کے حسنِ اخلاق اور دلکش باتوں کا تاثر پہلے ہی سے دل پر قیام تھا۔ انہوں نے کرم فرمایا اور یہاں پر بھی ملاقات کا شرف بخشا، بلکہ "الجمعیۃ" کا وہ خصوصی شمارہ بھی عنایت فرمایا جو اجلاس صد سالہ کے موقع پر شائع ہوا تھا۔ اس قبل وہ دارالعلوم کراچی پر تفصیل سے ایک مضمون "الجمعیۃ" کے ایک شمارے میں شائع فرما چکے تھے جو انشاء اللہ البلاغ کی کسی قریبی اشاعت میں نقل کیا جائے گا۔ ہمارے ایک محترم عزیز جناب محمود عثمانی نے، جو ہمدرد دواخانے کے پبلسٹی منیجر ہیں دہلی کے قیام کے دوران خصوصی کرم فرمایا اور غیر ملکیوں کو جو مشکلات پیش آ سکتی ہیں ان میں بیحد مدد فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیرا۔ اسی دوران دہلی، آگرہ اور فتح پور سیکری میں مسلمانوں سلاطین کے مآثر جامع مسجد، لال قلعہ، تاج محل اور دوسرے تاریخی مقامات بھی بصد حسرت و یاس دیکھے اور پانچ دن بعد یہاں سے الہ آباد کیلئے روانگی ہوئی۔

الہ آباد میں بعض اعزہ سے ملاقات کے علاوہ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں حاضری کا بھی بڑا شوق تھا۔ آپ حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہ کے اکابر خلفاء میں سے تھے اور آپ نے الہ آباد میں اپنے شیخ کے طرز پر مدرسہ

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت عمر بن عبدالعزیز اور ان کی اہلیہ کے مزار پر حاضری دی اور سلام پیش کیا

تالیفات انہوں نے عطا فرمائیں۔ وقت مختصر تھا، اور منزل ابھی دور، اس لئے عصر کی نماز کے بعد ہم جلد ہی یہاں سے روانہ ہوگئے۔

معرۃ اور دیر سمعان

حماۃ سے نکلنے کے بعد حلب سے پہلے ایک اور قدیم شہر معرۃ راستے میں آتا ہے اس کا مشہور نام "معرۃ النعمان" ہے۔ اور مشہور یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت نعمان بن بشیر ؓ یہاں سے گذر رہے تو یہیں پر ان کی وفات ہوئی، اور یہیں وہ مدفون ہیں، اس لئے اسے "معرۃ النعمان" کہا جاتا ہے، اور یہی وہ شہر ہے جہاں عربی کا مشہور شاعر ابو العلاء معری پیدا ہوا تھا، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے علماء جو معری کی نسبت سے مشہور ہیں یہیں کے باشندے تھے۔

معرۃ ہی سے چند کیلو میٹر کے فاصلے پر دیر سمعان کے نام سے ایک جگہ ہے۔ سمعان ایک بستی کا نام ہے جس میں ایک عیسائی راہب کی خانقاہ تھی، عربی میں راہبوں کی خانقاہ کو دیر کہتے ہیں، اس لئے اس خانقاہ کا نام دیر سمعان ہے، اس جگہ کی تاریخی اہمیت اس وجہ سے ہوئی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اسی جگہ مرض وفات میں مبتلا ہوئے، اور خانقاہ کے راہب سے اپنی قبر کیلئے جگہ خریدی، اور پھر یہیں پر ان کی وفات ہوئی، اور اسی جگہ ان کا مزار ہے، اگرچہ ان کے نام سے ایک مزار حمص میں بھی بنا ہوا ہے جس کا ذکر میں پیچھے کر چکا ہوں، لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ دیر سمعان میں مدفون ہیں، تمام مستند مؤرخین نے یہی بیان کیا ہے کہ ان کی وفات اور تدفین دیر سمعان میں ہوئی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے مزار پر

ہماری گاڑی دیر سمعان میں داخل ہوئی تو آس پاس چھوٹی سی بستی تھی، اور اس میں ایک بڑی مسجد بنی ہوئی تھی، اسی مسجد کے احاطے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے، اور وہیں ان کی پائنتی میں ان کی با وفا اہلیہ حضرت فاطمہؒ کا، ان دونوں کی قبر پر سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) جو کہ یادگاروں کو نہیں مانتے، انہوں نے علمائے سلف کی یادگاروں کی سیر کی، مفتی صاحب تو اب پھنس گئے

تحقیق کی ہے۔ ایک تو شیخ وائل حنبلی صاحب ہیں جو عرصہ دراز سے ہندوستان کے علاوہ کتابت کرتے رہے ہیں، دو سال قبل حج کے موقع پر ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی، اور چند ماہ قبل جب برادر معظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم نے شام کا سفر کیا تو وہ ان کے بہترین رفیق کے طور پر ساتھ رہے، دوسرے کویت میں ہمارے فاضل دوست شیخ باسم حمصی جو ایک محقق عالم ہیں، انہیں جب بحرین کے شیخ نظام یعقوبی سے معلوم ہوا کہ میں اور وہ کانفرنس کے اجتماع میں شرکت کیلئے دمشق جا رہے ہیں اور میں چند روز وہاں ٹھہروں گا تو وہ بھی شام آگئے، چونکہ وہ اپنے متعدد تحقیقی کاموں کیلئے بار بار شام آتے رہتے ہیں، اس لئے یہاں کے علاوہ اور تاریخی مقامات کی خوب واقفیت رکھتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کی معیت میں جامع اموی اور اس کے نواح کے بارے میں بہت کچھ معلومات حاصل ہوئیں۔ جامع اموی کے شمال مغربی کونے پر ایک کمرہ ہے جس کے بارے میں یہاں کے علماء و مشائخ کے درمیان یہ بات مشہور و معروف ہے کہ یہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا حجرہ تھا، اسی طرح مسجد کے بالکل جنوب مغرب کی طرف محراب الحنابلہ کے دائیں جانب ایک کمرہ ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہاں علامہ موفق ابن قدامہ صاحب المغنی درس دیتے رہے ہیں، اسی کمرے میں آجکل مشائخ شام میں بزرگ ترین عالم شیخ عبدالرزاق حلبی درس دیتے ہیں، وہ آجکل حج کیلئے گئے ہوئے تھے، اس لئے ان سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ جامع اموی کا جنوب مغربی دروازہ جو محراب الحنابلہ اور محراب الشافعیہ کے درمیان واقع ہے، اگر اس سے باہر بازار کی طرف نکلیں تو نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرے کی طرف جاتے ہوئے ذرا سا آگے چل کر بائیں جانب ایک جگہ ٹین کے دروازے سے بند کی ہوئی ہے، وائل حنبلی صاحب نے بتایا کہ اہل دمشق میں یہ بات مشہور ہے کہ یہاں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔

جامع اموی کے آس پاس کا علاقہ صحابہ کرام اور علمائے سلف کی یادگاروں سے بھرا پڑا ہے، شیخ باسم الحمصی اور شیخ وائل حنبلی نے ان یادگاروں میں سے بعض اہم یادگاروں کی زیارت کرائی، ان میں دار الحدیث الاشرفیہ بطور خاص قابل ذکر ہے۔

دار الحدیث الاشرفیہ

یہ دار الحدیث جامع اموی کے شمال مغرب میں قلعہ دمشق کے دروازے کے قریب واقع ہے۔ حدیث کا یہ باقاعدہ مدرسہ تعمیر کرنے کی سعادت سلطان صلاح الدین ایوبی کے بھتیجے الملک الاشرف

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات پر سلام پیش کیا

ربیعہ رضی اللہ عنہ اور ان کے متعدد رفقاء شہید ہوئے۔

اس چھوٹے سے قبرستان میں چالیس پرانے طرز کی قبریں بنی ہوئی ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں، اور ان میں سے ایک قبر کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو بہت سے محدثین نے تو صحابہ میں شمار کیا ہے، اور متعدد حضرات انہیں تابعی قرار دیتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا قاضی بھی مقرر فرمایا تھا، اور صحیح مسلم میں ان کی ایک حدیث بھی مروی ہے۔ اور ان کے بارے میں یہ روایت ہے کہ وہ ہر سال حج کیا کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ (الاصابہ ص ۶۵ ج ۲ و تہذیب التہذیب ص ۱۳۶ ج ۴)

بحمد اللہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبروں پر سلام عرض کرنے کی توفیق ہوئی۔

اس چھوٹی سی چار دیواری کے باہر طویل و عریض قبرستان پھیلا ہوا ہے، اور یہاں بہت سی قبروں پر یہ "بدعت" دیکھی کہ ان کے سنگ مرمر سے بنے ہوئے کتبوں پر صاحب قبر کی تصویریں بھی بنی ہوئی ہیں، ایسی قبریں میں نے اس سے پہلے کہیں اور نہیں دیکھیں، اور یہاں کے لوگوں نے بتایا کہ لوگ قبروں کے یہ کتبے بنانے پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قبرستان کے بعد ہم شہر دربند کی قدیم ترین جامع مسجد میں پہنچے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کی بنی ہوئی ہے، اور اس پر لگے ہوئے ایک کتبے سے بھی کچھ ایسا ہی اندازہ ہوتا ہے۔ اس مسجد میں ایک بہت پرانا طویل و عریض درخت ہے، اور اس کے بارے میں علاقے کے لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ یہاں کسی زمانے میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے قیام فرمایا تھا۔ واللہ اعلم

یہاں سے روانہ ہوئے تو عصر کا وقت ہو چکا تھا اور جس مسجد میں ہم نے نماز ظہر ادا کی تھی وہاں شیخ سراج الدین صاحب منتظر تھے، وہیں پہنچ کر نماز عصر ادا کی، اور اس کے بعد شیخ سراج الدین نے بہت پر تکلف کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ شیخ سراج الدین علاقے میں ایک روحانی پیر کی حیثیت سے مشہور ہیں، اور اپنے علم سے زیادہ اپنی خوش خلقی اور خدمت خلق کے حوالے سے لوگوں میں مقبول ہیں۔ مسجد کے ساتھ جو ابتدائی مدرسہ انہوں نے قائم کیا ہے، اس کے انداز و ادا میں ہمارے صوبہ سرحد کے دیہاتی مدارس کی کافی مشابہت ہے۔

(جاری ہے)

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مدیر مسئول: مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

مولانا محمود اشرف عثمانی، مولانا راحت علی ہاشمی

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے لکھا کہ علامہ کاسانی کے مزار پر جو مانگی جائے، وہ قبول ہوتی ہے

لیکن ان کے والد کسی اچھے عالم سے ان کا نکاح کرنا چاہتے تھے، اسی دوران اُن کے شاگرد علامہ کاسانیؒ اُن کی خدمت میں آئے، اور انہوں نے نہ صرف ان سے بہت سی کتابیں پڑھیں بلکہ "تحفۃ الفقہاء" کی مبسوط شرح ودیج کے طریقے پر لکھی، یعنی اسی طرح کہ متن اور شرح یکجان ہو گئے۔ استاذ نے جب شرح دیکھی تو نہایت مسرور ہوئے، اور اپنی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا اور اس کتاب کو ان کا مہر مقرر کیا، یہاں تک کہ علامہ کاسانیؒ کے بارے میں یہ فقرہ مشہور ہو گیا کہ:

شرح تحفته و زوج ابنته

انہوں نے اپنے استاذ کی کتاب تحفہ کی شرح لکھی، اور ان کی بیٹی سے نکاح کیا۔

میں نے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ اس کے بعد جب اس گھرانے سے کوئی فتویٰ جاری ہوتا تو اس پر باپ، بیٹی اور داماد تینوں کے دستخط ہوتے تھے۔

علامہ کاسانیؒ کی فاضل اہلیہ پہلے وفات پا گئی تھیں، اور علامہ کاسانیؒ نے ہر جمعہ کی شب میں ان کی قبر پر جانا نہیں چھوڑا۔ پھر جب ان کی وفات ہوئی تو انہیں بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ دفن کیا گیا، یہاں تک کہ اہل حلب میں یہ دونوں قبریں "قبر المرأۃ وزوجہا" کے نام سے مشہور تھیں۔ اور لوگوں میں یہ بھی مشہور تھا کہ یہاں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ (الفوائد البہیہ ص ۵۳ والجواہر المضیہ ج ۴ ص ۲۵ والاعلام بتاریخ حلب ج ۴ ص ۳۰۶)

الحمدللہ دونوں کی قبروں پر سلام عرض کرنے اور ایصال ثواب کی توفیق ہوئی، اور اس طرح شیخ سعید بازنگی کی معیت میں حلب کے قدیم علاقے کی یہ سیر بڑی دلچسپ اور روح پرور ثابت ہوئی، دوپہر کو انہوں نے اپنے مکان پر اپنی طرف سے عصرانے کا اہتمام کیا ہوا تھا (کیونکہ گذشتہ شب عشائیہ ادیب بازنگی صاحب کی طرف سے تھا) اور اس میں بعض اعیان بلد کو بھی مدعو کیا تھا، چنانچہ ہم ان کے مکان پر پہنچے اور مغرب کے قریب تک وہاں ایک دلچسپ اجتماع رہا۔

اگلی صبح ہم حلب سے بذریعہ طیارہ عمان کیلئے روانہ ہوئے جہاں تین دن قیام رہا۔ اردن کے مقامات کا حال میں "جہان دیدہ" میں لکھ چکا ہوں اور اس سے زیادہ بہتر اور مفصل تذکرہ اور منظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کے سفرنامہ شام میں آ چکا ہے جو "انبیاء کی سرزمین میں" کے نام سے البلاغ میں قسط وار شائع ہو چکا ہے۔

☆☆☆

سرپرست
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی مدظلہم

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مدیر مسئول، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب
مولانا محمد اشرف عثمانی، مولانا راحت علی ہاشمی

منتظم
محمود اشرف

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے سلطان ٹیپو شہید کے مزار پر حاضری دی

سرپرست ــــ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم
مدیر اعلیٰ ــــ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

دیکھے، اور ۱۳ رجب المرجب (۲۹ جون) کی رات کو براستہ دہلی واپس تشریف لے آئے۔

سفر ہند:

۲۳ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کو حضرت نائب رئیس الجامعہ مدظلہم ہندوستان کے سفر پر روانہ ہوئے، اور کراچی سے براستہ دبئی بمبئی پہنچ کر رات وہاں قیام کیا، اور اگلے دن وہاں سے مدراس پہنچے، ۲۵ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کو مدراس کے ایک ہال میں اطراف سے آنے والے علماء کرام کے ایک اجتماع سے خطاب کیا اور مغرب کے بعد ریذیڈنسی ہوٹل کے ہال میں تاجروں اور معیشت دانوں کے ایک اجتماع سے اسلامی نظام معیشت کے موضوع پر خطاب کیا۔

۲۶ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کو بڑی میٹ مسجد میں جمعہ کے اجتماع میں بیان ہوا اور اسی رات مدراس سے دہلی پہنچ کر رات وہیں گذاری۔

۲۷ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کی صبح کو ریل سے روانہ ہوکر دس بجے صبح دیوبند پہنچے، اور مغرب کے بعد اہل شہر کے استقبالی جلسے سے خطاب کیا، جس میں تقریباً بیس ہزار افراد نے شرکت کی۔

دارالعلوم دیوبند میں درس بخاری:

۲۸ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کی صبح دارالعلوم (وقف) دیوبند میں صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا، اور اس کے بعد قدیم دارالعلوم دیوبند کے دارالحدیث میں درس حدیث دیا، پھر دارالعلوم کی مسجد میں اساتذہ و طلبہ سے خطاب کیا، اسی روز شام کو عصر کے بعد دہلی روانہ ہوئے، اور رات وہاں گذار کر ۲۹ رجب المرجب کو بذریعہ طیارہ دوبارہ مدراس پہنچے، اور سہ روزہ قیام کے دوران ویلور، وانم باڑی، پرنامبٹ اور وانمباڑی شہروں کے مختلف مدارس میں بڑے اجتماعات سے خطاب کیا اور شعبان کی رات کو بنگلور پہنچے۔

سلطان ٹیپو کے دیس میں:

۳ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ کو سلطان ٹیپو شہید رحمۃ اللہ علیہ کے شہر سرنگاپٹم گئے جہاں مسجد اقصیٰ میں جمعہ کا خطبہ دیا، سلطان ٹیپو شہیدؒ کے مزار پر حاضری دی، اور ان کے آثار کا معائنہ کیا، اس کے بعد بنگلور کے سہ روزہ قیام میں تین مدارس اور ایک آڈیٹوریم میں مختلف موضوعات پر بیانات ہوئے اور ۶ شعبان المعظم کی صبح وہاں سے بمبئی پہنچ کر سہ پہر پی آئی اے کے طیارے سے کراچی واپسی ہوئی، اس یادگار سفر کی مفصل روداد امید ہے کہ ان شاء اللہ عنقریب شائع ہوگی، اور دیوبند کے سفر کے بارے میں اہل

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: صاحب مزار کے وسیلے سے دعا مانگنا جائز ہے،
ایصالِ ثواب کیلئے سوا لاکھ کا کلمہ پڑھنا جائز ہے

مکمل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

کتاب الصلوٰۃ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب

مولانا محمد ظفیر الدین

ملتان پاکستان

قبر میں حائل رکھنا

مزارات پر حاضر ہو کر دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں

بعد جنازہ سورۂ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کی رسم

سوا لاکھ کلمہ پڑھ کر ایصال ثواب کی روایت کہاں ہے

مردوں سے دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں

☆ دار العلوم دیوبند کے اس فتوے نے اس عقیدۂ اہلسنت کی تائید کردی کہ مزارات اولیاء پر حاضری دے کر ان کے وسیلے سے دعا کرنا جائز ہے

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا برکت سے خالی نہیں

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
مدلل و مکمل
جلد پنجم
کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)
افادات
مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)
مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)
ناشر
مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۹۵ مسائل متفرقات

کسی ولی کی قبر پر قصد کر کے جانا کیسا ہے

سوال (۳۱۹۲/۱) کسی بزرگ یا ولی یا پیر کے مزار پر قصد کر کے اور سفر کر کے جانا کیسا ہے؟

اپنے والدین کے مزار پر غیر ملک میں جانا کیسا ہے

سوال (۳۱۹۳/۲) لڑکا اپنے والدین کے مزار پر غیر ملک میں جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب (۱) بغیر خاص دن کی تعیین کے اگر کبھی چلا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا برکت سے خالی نہیں۔

(۲) جا سکتا ہے ۔ فقط۔

روح کے گھر میں آنے کی روایت محقق نہیں

ہمارا سوال: جب مزارات سے برکات حاصل ہوتی ہیں تو پھر وہاں جانے سے عوام کو کیوں روکا جاتا ہے؟
مزارات پر حاضری دینے والوں پر شرک کے فتوے کیوں لگائے جاتے ہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: بعد از وصال انبیاء و اولیاء حیات ہیں
مزارات پر حاضری سے زائرین کو فیوض و برکات ملتے ہیں

مکمل و مدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

کتاب الصلوٰۃ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب

مولانا محمد ظفیر الدین

محرم وغیرہ میں ہنود کے حملے سے مسلمان مریں ان کا کیا حکم ہے

ہنود خفیہ طور پر مسلمانوں کو مار ڈالیں تو وہ شہید ہیں یا نہیں

اولیاء اللہ مرنے کے بعد زندہ رہتے ہیں یا نہیں

مرنے کے بعد اولیاء اللہ کے فیوض باقی رہتے ہیں

☆ہمارا سوال: جب انبیاء بعد از وصال حیات ہیں، تو پھر اسمٰعیل دہلوی کی اس عبارت کہ ''نبی علیہ السلام (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل گئے'' کی تائید و حمایت کیوں کی جاتی ہے؟ کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندی عالم نے تسلیم کرلیا کہ اللہ والوں کا نام لے دیا جانا مشکل معاملات کیلئے کافی حل ہوتا ہے

مدلل ومکمل

فتاوی دارالعلوم دیوبند

جلد اول

کتاب الطہارۃ

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاوی دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاوی دارالعلوم مدلل ومکمل (جلد اول)　　۳۶

ہوں۔ اس پر عارف نے جرأت ... اس جگہ پر ... کو مامور کر دیا۔

یہی وہ تعلق مع اللہ ہے جس سے اہل اللہ کو ملک القلوب کہا گیا ہے جن کی حکومت قلوب پر ہوتی ہے اور اسلام سلاطین بھی ان کے اثرات قبول کرتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ ان اللہ والوں کا نام لے دیا جانا مشکل معاملات کے لئے کافی حل ہوتا ہے۔

اسی انداز کا ایک اور واقعہ مفتی سعید احمد صاحب نے بیان فرمایا کہ "حضرت مفتی صاحب کسی سفر کے لئے تیار ہوئے۔ گاڑی آخر شب میں جاتی تھی۔ اس لئے نماز عشاء کے بعد ہی اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اس وقت دیوبند کے اسٹیشن پر کوئی مسجد بنی ہوئی نہیں تھی۔ مسجد کے نام سے ایک چبوترہ تھا۔ جس پر مسافر جا بیٹھتے تھے۔ حضرت مفتی اعظم بھی اسی پر جا کر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی مفتی سعید احمد صاحب موصوف اور بعض دوسرے حضرات بھی تھے۔ باہم کچھ بات چیت بھی ہوتی رہی۔ پھر بعض نے نماز تلاوت شروع کر دی۔ جس میں کچھ آوازیں زور کی ہو گئیں تو اسٹیشن ماسٹر جو ہندو تھا اور متعصب بھی، جھلا کر اپنے گھر میں سے نکلا اور بڑبڑاتا ہوا آ کر ان حضرات کو کچھ سخت سست کہنے لگا کہ سوتے ہیں ... رہتے ہیں۔ یہ ... نماز اور قرآن نکالا ہے کہ لوگوں کو پریشان کرنے چلے آئے اور غصہ میں ... حضرت مفتی صاحب نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ... فرمایا: "یہ اس لئے بول رہے ہیں کہ ہم نہیں بولتے۔" خدا جانے اس جملہ میں کیا تاثیر تھی کہ وہ فوراً ہو کر ... گیا ... سب حضرات نے اس چبوترہ پر بہ اطمینان بسر کی۔

اللہ والے اسی قوت خود و یقین کی طاقت سے جب تصرفات کرتے ہیں تو یہ ایک معمولی بات تھی جو ان کے یہاں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی سوتی چلی جاتی ہے۔

والد محترم کا آخری وقت اور آپ کی توجہ باطنی

مفتی سعید احمد صاحب مرحوم نے بیان فرمایا کہ "جب حضرت مفتی صاحب کے والد ماجد مولانا فضل الرحمن صاحب کے انتقال کا دن آپہنچا تو گیارہ بجے کے قریب ان پر ایک غیر معمولی بے چینی اور اضطراب کی کیفیت طاری ہوئی۔ ... بے چین اور مضطرب تھے اور کسی کروٹ چین نہ تھا ... آخر قریب آ رہا ہے تاہم اس اضطراب پر سارا گھر بے چین اور ... تھا۔

مولانا فضل الرحمن صاحب ساری اولاد میں حضرت مفتی صاحب کو بلفظ "مولوی" کے کبھی خطاب نہیں فرماتے تھے۔ اس بے چینی میں بھی ان سے (مفتی سعید صاحب سے) فرمایا کہ مولوی عزیز الرحمن کہاں ہیں؟ انھوں نے جواب دیا ابھی تو یہیں تھے شاید کھانا کھانے چلے گئے ہیں۔ فرمایا "بلا لاؤ" وہ کہتے ہیں میں ... گھر پہنچا اور والد کی بے چینی کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ کو ابھی بلایا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کھانا کھانے بیٹھ چکے تھے۔ مگر ... کا لفظ سنتے ہی اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور میرے ساتھ چلے آئے والد نے دیکھ کر اب جو خطاب کیا تو لفظ "مولوی" سے نہیں بلکہ صرف عزیز الرحمن کہہ کر خطاب فرمایا اور فرمایا کہ

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: حضور ﷺ کے فضلات و بول و براز پاکیزہ اور طیب و طاہر ہیں

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل

جلد اول

کتاب الطہارۃ

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد اول) ۱۲۹ کتاب الطہارۃ

یا بالغ شخص بلا حائل یعنی لواطت کرد حتی از و خارج نہ شد از یں وضوء شکستہ شود یا نہ بشرطیکہ آں بالغ باین قدر صغیر باشد کہ وقت دخول مشترک حصہ خاص حصہ آں بصورت واحد گردد ایں مسئلہ صحیح است یا نہ؟

جواب مسئلہ مذکورہ صحیح است کہ از علم فقط نقل کردہ شد کما فی الدر المختار ولا عند وطی بھیمۃ او میتۃ او صغیرۃ غیر مشتہاۃ بان تصیر مفضاۃ بالوطی وان غابت الحشفۃ ولا ینقض الوضوء فلا یلزم الا الغسل الذکر[1] الخ۔

فضلات آنحضرت ﷺ اور نواقض وضو

سوال (۶۱) زید کہتا ہے کہ فضلات یعنی بول براز و خون آنحضرت ﷺ طاہر تھے۔ آپ کے حق میں ناقض وضو بھی نہ تھے آپ کا وضو و غسل تعلیم امت تھا۔ عمرو اس کے خلاف ہے۔

جواب شامی میں منقول ہے صحح بعض ائمۃ الشافعیۃ طہارۃ بولہ صلی اللہ علیہ وسلم وسائر فضلاتہ وبہ قال ابو حنیفۃ کما نقلہ فی المواہب اللدنیۃ عن شرح البخاری للعینی[2] الخ وایضاً فیہ من نواقض الوضوء عن القہستانی لا نقض من الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ومقتضاہ التعمیم فی کل النواقض لکن نقل ط عن شرح الشفاء لملا علی قاری الاجماع علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نواقض الوضوء کالامۃ الا ما صح من استثناء النوم[3] الخ ان روایات سے معلوم ہوا کہ صحیح قول یہ ہے کہ فضلات آنحضرت ﷺ کے بارہ میں طہارت کا ہے اور نواقض وضو و موجبات غسل میں آنحضرت ﷺ مثل تمام امت کے ہیں اور اس پر اجماع ہے مگر نوم میں کہ نوم سے آپ کا وضو نہ ٹوٹتا تھا اور یہی حال انبیاء علیہم السلام کا ہے کہ نوم سے انبیاء علیہم السلام کا وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ کذا فی الدر المختار[4] الخ۔

وضو کرتے ہوئے ریح کو دبا لے تو وضو ہو جائے گا

سوال (۶۲) اگر کوئی آدمی وضو کر رہا ہے یا نماز پڑھ رہا ہے اور ہوا نکلنے لگی اس نے روک لیا

۱ الدر المختار علی هامش رد المحتار مبحث الغسل ص [illegible]
۲ رد المحتار باب الانجاس مطلب فی طہارۃ بولہ صلی اللہ علیہ وسلم ص [illegible]
۳ رد المحتار نواقض الوضوء مطلب نوم الانبیاء غیر ناقض ص [illegible]
۴ [illegible]

☆ کیا اب بھی حضور ﷺ کو اپنی طرح سمجھو گے؟

دار العلوم دیو بند کا فتویٰ: شہادتین کے وقت اذان میں انگوٹھے چومنا مستحب ہے

مکمل مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیو بند

جلد دوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع اول)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی دار العلوم دیو بند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دار العلوم دیو بند)

ترتیب و حواشی

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبۂ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیو بند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

جواب: روایات کتب فقہ سے ظاہر ہے کہ اقامت مثل اذان کے ہے اور جو مواقع اختلاف کے ہیں۔ ان میں اعتبار محققین نے تحویل وجہ کو نہیں لکھا۔ بلکہ تحویل وجہ میں اقامت کو مثل اذان کے قرار دیا ہے۔ لہٰذا راجح یہی ہے کہ تحویل وجہ اقامت میں بھی ہو مگر چونکہ بعض علماء نے اس علت سے کہ اقامت اعلام حاضرین کیلئے ہے تحویل وجہ کو حیعلتین میں سنت نہیں سمجھا اس لئے اس میں کچھ کمی ہے لیکن جو علماء اس تحویل کو سنت نہیں فرماتے وہ بھی اس کو منع نہیں کرتے بلکہ غایت یہ ہے کہ ضروری نہیں فرماتے تو اس اعتبار سے بھی فعل اس کا اولیٰ ہے ترک سے لہٰذا اصول یہ ہے کہ ... اس کو مناسب ہے۔

اذان میں بوقت شہادتین انگوٹھا چومنا

سوال (۱۰۶): اذان میں بوقت شہادتین انگوٹھا چومنا اور آنکھوں سے لگانا اور قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: علامہ شامی نے کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ شہادتین کے وقت اذان میں ایسا کرنا مستحب ہے۔ پھر جراحی سے نقل کیا ہے ولم یصح فی المرفوع من کل ہذا شیء [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ سنت سمجھ کر یہ فعل کرنا صحیح نہیں ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ اس کو سنت سمجھ کر کرتے ہیں اور تارک کو ملامت و مطعون کرتے ہیں۔ اس لئے اب اس کو علمائے محققین نے ترک کر دیا ہے۔ فقط

جمعہ اور عشاء میں تثویب

سوال (۱۰۷): بعض شہروں میں ایسا کرتے ہیں کہ اول نماز جمعہ کے واسطے اذان اس کے بعد دو مرتبہ بآواز بلند الصلوٰۃ کہہ کر پکارتے ہیں پھر اس کے بعد خطبہ کی اذان ہوتی ہے اور رمضان شریف میں بعد اذان عشاء ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

۱؎ [illegible]

رد المحتار، باب الاذان [illegible]

۲؎ رد المحتار، باب الاذان جلد اول [illegible]

☆ علمائے دیو بند سے ہماری گزارش ہے کہ سنت سمجھ کر نہیں، مستحب سمجھ کر ہی کبھی انگوٹھے چوم لیا کرو، دار العلوم دیو بند نے الزام لگایا کہ انگوٹھے نہ چومنے والوں کو طعنہ دیا جاتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ حال اس کے برعکس ہے کہ انگوٹھے چومنے والوں کو بعض لوگ حیرت سے دیکھتے ہیں اور بدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

دوسری جانب دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں انگوٹھے چومنے کو بدعت لکھا، کیا یہ منافقت نہیں؟

یا حی   برحمتك نستغيث   یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں اجمالی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعة

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (رفیق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(جیسا کہ آج بھی اکثر لوگ چلے جاتے ہیں) اور کسی نے جمعہ کے بعد سلام نہیں پڑھا تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بدعتی اور گمراہ ہیں بھلا ایک کام نہ نبی کرے نہ صحابی تو کیسے جائز ہوگا؟

ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیا فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے۔ ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بدعتی کا سلام پڑھتے ہیں بدعتی کا سلام کھڑے ہو کر ہے مدینہ والے کا سلام بیٹھ کر ہے تو سچا کون سا سلام ہے؟ مدینے والے نبی کا۔

انگوٹھے چومنا:

بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا ضروری ہے۔ معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے اس

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: غیر مقلدین (اہلحدیث) کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

کتاب الصلوٰۃ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب

مولانا محمد ظفیر الدین

ملتان پاکستان

فصل ثالث

کس کی امامت درست ہے اور کس کی نہیں

اگر کوئی کسی کو حرام زادہ کہے تو اس کی امامت کیسی ہے

مذاہب اربعہ کو جو گمراہی سے تعبیر کرے اس کی امامت

☆☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی، ائمہ اربعہ کے گستاخ اہلحدیث فرقے کی حمایت کرتے ہیں اور نماز بھی ان کے پیچھے پڑھتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: نماز میں حضور ﷺ کا خیال آنا لازمی امر ہے جو کہ درست ہے

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد چہارم) ۱۴۸

جواب: ان نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر و عصر ان میں امام کو اختیار ہے [illegible] طرف منہ کر کے بیٹھے یا بائیں طرف اور حدیث شریف سے دونوں امر ثابت ہیں اور فقہاء [illegible] دونوں میں اختیار دیا ہے [illegible] کی طرف منہ کرنے والے [illegible] ج۔ فقط

نماز میں رحمت عالم کا خیال آنا اور لانا کیسا ہے

سوال (۱۵۷۹) نماز میں رسول اللہ ﷺ کا اگر خیال آجاوے تو نماز ہو جاوے گی یا نہ [illegible] خیال لایا جاوے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب نماز میں خود التحیات میں اور درود شریف میں آنحضرت ﷺ کا ذکر کرتے ہیں تو [illegible] ضروری ہوا [illegible] نماز خالص عبادت اللہ کیلئے ہے غیر اللہ کا خیال علی سبیل التعظیم [illegible] اور نماز ہر حال میں صحیح ہے کیونکہ خیال پر مواخذہ نہیں ہے ج۔ فقط

محراب میں نمازی کی تنہا نماز درست ہے یا نہیں

سوال (۱۵۸۰/۱) محراب مذکورہ میں اکیلے نمازی کی نماز درست ہے یا نہیں؟

محراب میں کھڑے ہو کر امامت کی تو نماز ہوئی یا نہیں

سوال (۱۵۸۱/۲) محراب مذکورہ میں اگر امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاوے تو نماز ہو جاوے گی یا نہیں [illegible]

محراب میں مقتدی کی نماز ہوگی یا نہیں

سوال (۱۵۸۲/۳) محراب مذکورہ میں نماز مقتدی کی ہو جاوے گی یا نہیں؟

امام کتنی اونچائی پر امامت کر سکتا ہے

سوال (۱۵۸۳/۴) امام کس قدر بلندی پر کھڑا ہو کر امامت کر سکتا ہے؟

مدلل و مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد چہارم

کتاب الصلوٰۃ (ربع ثالث)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی

سرپرستی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

☆ اب اس فتوے کے بعد دیوبندی مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کی کتاب پر کیا فتویٰ لگے گا؟

دار العلوم دیو بند کا فتویٰ: نماز پڑھ کر دعا مانگے بغیر بھاگنا مکروہ اور عادت بنالینا گناہ ہے

مکمل
فتاویٰ دار العلوم دیو بند
جلد دوم
کتاب الصلوٰۃ (ربع اول)
افادات
مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (صدر مفتی دار العلوم دیو بند)
سرپرست
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیو بند)
ترتیب و حواشی
مولانا محمد ظفیر الدین (شعبۂ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیو بند)
ناشر
مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

148

کر بیٹھتے ہیں۔
(۳) کبھی کبھی بائیں طرف یعنی دکھن کی طرف منہ کر کے بیٹھنا بھی آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ کبھی کبھی بائیں طرف کو بھی بیٹھنا اچھا ہے اور مستحب ہے۔ ع
(۴) اس انحراف کا مطلب انحراف للدعا کا بھی ہو سکتا ہے۔ ع
(۵) جب کہ انحراف ، انحراف للدعا کو شامل ہے تو یہی دلیل کافی ہے۔ فقط

تسبیحات رکوع وسجدہ میں وبحمدہ کا اضافہ درست ہے یا نہیں

سوال (۴۹۰) زید اپنے فرض نفلوں میں رکوع کے اندر سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ پڑھتا ہے۔ خالد کہتا ہے وبحمدہ پڑھنا کسی کتاب میں نہیں ہے اور نہ فقہاء نے لکھا ہے اور نہ حدیث سے ثابت ہے۔ آیا خالد حق پر ہے یا زید؟

جواب احادیث میں تسبیح رکوع وسجود میں ایسا ہی وارد ہوا ہے جیسا کہ خالد کہتا ہے اور فقہاء حنفیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ ع۔ باقی اگر وبحمدہ کی زیادتی کر دی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ یہ کچھ اختلاف کرنے کی بات نہیں ہے۔ فقط

سلام کے بعد بغیر دعا مقتدی کا چل دینا کیسا ہے

سوال (۴۹۱) نماز پڑھ کر امام سے پہلے دعا مانگ کر بھاگ جانا کیسا ہے؟

جواب بے شک یہ فعل اگر بلا ضرورت شرعی ہو تو خلاف سنت اور مکروہ ہے اور اس کی عادت کر لینا گناہ ہے۔ قال علیه الصلوٰۃ والسلام انما جعل الامام لیؤتم به فقط واللّٰه تعالیٰ اعلم. (وفی المشکوٰۃ عن انس ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم حضهم علی الصلوٰۃ ونهاهم ان ینصرفوا قبل انصرافه من الصلوٰۃ رواه ابو داؤد و قدوۃ المشائخ شیخ

ع ایضاً ۱۲ ظفیر۔
ع والمراد من الانصراف الالتفات عن جهة الصلوٰۃ وهی القبلة اعم ان یجلس بعده او لا. قلنا قال وان شاء ذهب الی حوائجه لانه قضی صلوٰۃ الخ غنیۃ المستملی ص ۳۳۶ ۱۲ ظفیر۔
ع ویجمع بینهما منفردا بهما علی ... الخ ... رد المحتار ... ج ۱ ص ۴۹۳ (۴۹۳) السنة فی تسبیح الرکوع سبحان ربی العظیم (رد المحتار باب صفة الصلوٰۃ قبل مطلب فی اطالة الرکوع للجائی ص ۴۶۳ ... ج ۱ ص ۴۹۳) ظفیر۔

☆ نماز پڑھ کر فوراً بغیر دعا مانگے بھاگنے والے دیو بندی اس فتوے کو غور سے پڑھیں

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: جانور ذبح کرکے ثواب بزرگوں کو پہنچانا جائز ہے۔

(ہم اہلسنت یہی تو کرتے ہیں

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب

مولانا محمد ظفیر الدین

نذر شرعی کی تحقیق

مسجد میں رقم خرچ کرنے کی نذر

نذر کا صحیح طریقہ

جانور چھوڑنے کی نذر صحیح نہیں

نذر کی مدت ختم ہونے پر کام ہوا تو اس کا ایفاء لازم نہیں ہے

اگر بچہ جی گیا تو ذبح کرکے نمازیوں کو کھلاؤں گا

☆ہم اہلسنت بھی تو اسی طرح جانور ذبح کرکے بزرگوں کو اس کا ثواب ایصال کرتے ہیں پھر ہم اہلسنت پر فتویٰ کیوں لگایا جاتا ہے؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: بعد نماز بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے

مکمل
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

افادات

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب

مولانا محمد ظفیر الدین

ملتان پاکستان

رکوع میں تطبیق کی روایت

درود میں سیدنا کا اضافہ کیسا ہے

مقتدی کے بعد درود کی دعا پڑھنے سے پہلے امام سلام پھیر دے تو وہ کیا کرے

بعد نماز لا الہ الا اللہ بلند آواز سے کہنا کیسا ہے

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر اس عمل کو بدعت قرار دیتا ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: سورۂ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا مسنون ہے

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل ومکمل (جلد دوم) ۱۵۹ صفت وکیفیت نماز

الشمال فلا یزال کذالک حتی یرکع ہے یہ معلوم ہوا کہ وضع یمین علی الشمال قبل الرکوع تک ہوتا تھا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور جمہور سلف وخلف کا یہی مذہب ہے کہ بعد الرکوع ہاتھ چھوڑے جاتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ آپ بندہ کی رائے دریافت کرتے ہیں۔ بندہ کی رائے اپنے ائمہ اور جمہور کے خلاف کیسے ہو سکتی ہے۔ فقط

آمین آہستہ کہی جائے

سوال (۳۱۲) آمین آہستہ کہنا مسنون ہے یا جہر سے؟

جواب آمین آہستہ کہنا مسنون ہے حنفیہ کے نزدیک عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین وخفض بہا صوتہ ولما اختلف فی الحدیث حمل صاحب الہدایۃ الی ماروی عن ابن مسعود انہ کان یخفی فانہ یفید ان المعلوم منہ علیہ السلام الاخفاء قلت مع انہ الاصل فی الدعاء لقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ ولا شک ان آمین دعاء فعند التعارض ترجح الاخفاء بذلک وبالقیاس علی سائر الاذکار والادعیۃ ولان آمین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیہ صوت القرآن کما لایجوز کتابتہ فی المصحف[1]۔

رفع یدین

سوال (۳۱۳) رفع یدین کرنا کیسا ہے؟

جواب رفع یدین سوائے تکبیر اولیٰ کے حنفیہ کے نزدیک منسوخ ہے اسی واسطے کبار جلیل القدر صحابہؓ نہیں کرتے تھے۔ عن البراء بن عازب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لافتتاح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یکون ابہاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود۔ عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود۔ قال ابو جعفر فہذا عمر رضی اللہ عنہ لم یکن یرفع یدیہ ایضاً الا فی التکبیرۃ الاولی فی ہذا الحدیث وہو حدیث صحیح وفعل عمر ہذا وترک

[1] ویخفی الامام سرا کما موم ومنفرد (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب صفۃ الصلوۃ ص ۳۶۹ ج ۱)۔ ... (ظفیر)۔

☆ جبکہ اس کے برعکس مساجدِ دیوبند میں سورۂ فاتحہ کے بعد زور سے آمین کہی جاتی ہے جو کہ احناف کے قول کے خلاف ہے

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: پنجگانہ نماز کے بعد دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنا احادیث سے ثابت ہے، فرض نماز کے بعد طویل دعا بھی جائز و مستحب ہے

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

کتاب الصلوٰۃ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ

فرائض کے بعد سنن سے پہلے دعا کی مقدار کیا ہے

حالت رکوع میں الصاق کعبین

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات بعد از وصال بھی ثابت ہیں

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

کتاب الصلوٰۃ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب

مولانا محمد ظفیر الدین

جو امام مسجد کا مال اپنی ذات پر خرچ کرے اس کی امامت کیسی ہے

جھوٹ بولنے والے گھڑی ساز کی امامت

بغیر ثبوت جس امام پر تہمت لگائی جائے اس کی امامت

بعد وفات اولیاء کی حیات کا جو قائل نہ ہو اس کی امامت

☆☆ اولیاء اللہ کے تصرفات کو تسلیم کرنے والوں کو مشرک کہنے والے

اپنے مرکزی دارالعلوم دیوبند کے اس فتوے کو غور سے پڑھیں

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: موت کے وقت صرف محمد رسول اللہ کہہ دیوے تو بھی کچھ حرج نہیں

فهذه دلالة صريحة ان التوجه مع شقه الايمن لا نص فى الحديث عليه [illegible]

غسل اور موت کے وقت قبلہ رو کر دینے کی حدیث

سوال (۲۷۳۰) کوئی حدیث اس مضمون کی جس سے یہ ثابت ہو کہ میت کو غسل دینے [illegible] قبلہ کی طرف رکھنا چاہئے اور قریب المرگ شخص کو رو بقبلہ کر دینا چاہئے بیان فرمائی جائے۔

جواب: قریب المرگ شخص کو مستقبل القبلہ کرنے کے بارہ میں شرح منیہ میں یہ حدیث [illegible] براء بن معرور کی میت کے قصہ میں واوصى ان يوجه الى القبلة لما احتضر فقال [illegible] الصلوة والسلام اصاب الفطرة الحديث رواه الحاكم وقال صحيح [illegible] يكون على شقه الايمن كما هو السنة فى النوم الخ ص ۵۳۳ کبیری۔ اور غسل کے وقت رو بقبلہ کرنا کسی حدیث میں نظر نہیں آیا اور فقہاء کرام بھی کوئی حدیث اس بارے میں نہیں فرماتے اسی وجہ سے اختلاف بھی ہے۔ درمختار اور شامی میں ہے کہ اصح یہ ہے کہ جس طرح سہل اور آسان ہو اس طرح غسل کے لئے لٹادیں اور بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ قبلہ کی طرف لٹادیں اور بعض نے فرمایا کہ عرضاً لٹادیں جیسا کہ قبر میں رکھتے ہیں۔ درمختار میں ہے ويوضع كما تيسر فى الاصح على سرير الخ وقيل يوضع الى القبلة طولاً وقيل عرضاً كما فى القبر الخ شامی ص ۳۹۳ اور شرح منیہ میں ہے قال فى المبسوط [illegible] والمرغيناني يوضع على التخت طولاً الى القبلة وقال الاسبيجابي [illegible] عن اصحابنا والعرف ان يوضع على قفاه طولاً نحو القبلة هذا ان تيسر والا فالاصح ان يوضع كما تيسر قاله صاحب البدائع والمرغيناني الخ

تلقین لا اله الا الله کے ساتھ محمد رسول الله کی بحث

سوال (۲۷۳۱) حدیث لقنوا موتاكم لا اله الا الله کا مطلب کیا ہے آیا صرف لا اله الا الله کی تلقین کی جاوے یا محمد رسول الله کی بھی۔

جواب: محمد رسول الله بھی کہہ دیوے تو کچھ حرج نہیں ہے اور اگر صرف لا اله الا الله پر اکتفا کرے تو یہ بھی جائز ہے ۱ فقط

۱ ويلقن ندباً وقيل وجوباً بذكر الشهادتين لان الاولى لا تقبل بدون الثانية عنده [illegible] درمختار، قال فى الامداد وانما اقتصرت على ذكر الشهادة تبعاً للحديث ([illegible])

مکمل مدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: غائبانہ نمازِ جنازہ ناجائز ہے

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۴۹۸ مسائل نماز جنازہ

تعزیت کے دنوں میں صاحب تعزیت کے گھر سے کھانا کھانا کیسا ہے

سوال (۲۹۳۱) در ایام یا سے متعلق تعزیت خوردونوش از خانہ صاحب تعزیت جائز است یانہ ... طعام مسلمان سے ساوی ... قال في الدر المختار ويحل لمن طال مقامه او مسافته لمن لم يحل ... مفتی یا است یانہ۔

جواب: علامہ شامی دریں موقع فرمودہ القول قد ... ان القول الاول وهو الاصح وظاهره الاطلاق ويؤيده ما في اخر الجنائز من فتح القدير حيث قال ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام اهل الميت لانه شرع في السرور لا في الشرور بدعة مستقبحة الخ ... شرکرتم ويحل لمن طال مقامه الخ ... قول راجح است وحسب تصریح علامہ صاحب فتح القدیر ایں اتخاذ طعام مکروہ و بدعت ستیئہ است۔ فقط۔

نمازِ جنازہ میں بین الصفوف فاصلہ

سوال (۲۹۳۲) نماز جنازہ میں بین الصفوف کس قدر بعد لازمی ہے؟

جواب: نماز جنازہ کی صفوف کے درمیان زیادہ فاصلہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قریب قریب صفوف کرنی چاہئیں ہے۔ فقط۔

آنحضرت ﷺ کی نجاشی پر غائبانہ نماز جنازہ

سوال (۲۹۳۳) جنازہ کی نماز غائبانہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی تو جنازہ نجاشی کا سامنے کر دیا گیا تھا، یا وہ خصوصیت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ دوسروں کے لئے جائز نہیں ہے۔ کذا في الدر المختار ہے۔ فقط۔

اگر تیسری تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی جائے کیا حکم ہے دعا کی جگہ یا رب یا رب کہا جائے

سوال (۲۹۳۴) فاتحہ کو بہ صلوٰۃ جنازہ میں بعد تکبیر ثالث کے اگر بجائے دعا ...

[illegible]

☆ کیا اب بھی دیوبندی تنظیمیں اور ان کے قائدین روڈ بلاک کر کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں گے؟

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزار پر قبے کو ہٹانے کا حکم نہیں دیا

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

کتاب الصلوٰۃ

مردے کے جسم پر مٹی ڈالنا خلاف سنت ہے

قبر پختہ کرنے اور قبہ بنانے کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے

قبر کے سرہانے اور پائتانے بعض مخصوص آیتوں کا پڑھنا کیسا ہے

حاملہ عورت مرجائے تو کس طرح دفن کیا جائے

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزار پر قبے نہ مٹائے تو پھر سعودیوں نے کس کے حکم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات سے قبے ختم کروائے اور بے حرمتی کی

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: میت کی تدفین کے بعد تلقین کرنا جائز ہے

بعد دفن تلقین درست ہے یا نہیں

سوال (۳۰۳۰) بعد دفن کے تلقین کرنا جائز ہے یا نہ، اگر جائز ہے تو کس طرح؟

جواب (۱) درست نہیں۔ کذا فی الشامی۱۔

(۲) تلقین بعد الدفن کو فقہاء نے جائز لکھا ہے ۲۔ فقط۔

عذاب قبر

سوال (۳۰۳۱) عذاب قبر حق ہے یا نہیں اور عذاب قبر کب ہوتا ہے؟

جواب عذاب قبر حق ہے اور اس وقت شروع ہو جاتا ہے جس وقت دفن کر کے واپس آتے ہیں ۳۔ فقط۔

بعد دفن دعا

سوال (۳۰۳۲) میت کے لئے دعا کرنا کہ جواب منکر نکیر میں ثابت قدم رہے اور تخفیف کے لئے کچھ پڑھنا بعد دفن کے جائز ہے یا نہ؟

جواب یہ جائز ہے کچھ پڑھتے رہیں اور میت کے لئے جواب منکر نکیر میں ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہیں ۴۔ فقط۔

اگر کسی گھر میں ہندو و مسلمان جل کر مر جائیں اور تمیز نہ رہے تو کیا کیا جائے

سوال (۳۰۳۳) ایک گھر میں دس پانچ ہندو اور دس پانچ مسلمان تھے، آگ لگ کر سب

۱ في الاقتصار على ما ذكر من الوارد اشارة الى انه لا يسن الاذان عند ادخال الميت في قبره كما هو المعتاد الآن وقد صرح ابن حجر في فتاويه بانه بدعة (رد المحتار باب صلاة الجنازة) ...

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی مسلمانوں کو تلقین سے روکتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: ایصال ثواب میں حضور ﷺ کا واسطہ دینا جائز ہے

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۷۶ مسائل زیارت قبور و ایصال ثواب

نقد دے کر ثواب میت کو پہنچایا جاسکے۔

قرآن پڑھوانے کا رواج

سوال (۳۱۴۳) اس طرف رواج عام ہے کہ اگر کوئی شخص مر جاتا ہے تو بعد دفن کے قرآن شریف پڑھواتے ہیں، جمعہ تک، اور علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ قیامت تک حساب منکر نکیر و ضغطہ قبر رہتا ہے۔ آیا بعد دفن کے قبر پر قرآن پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب اجرت مشروط یا معروف پر جو قرآن شریف میت کے لئے پڑھواتے ہیں اس کو علماء نے لکھا ہے کہ میت کو ثواب نہیں پہنچتا کیونکہ جب پڑھنے والے کو ثواب نہ ملا تو میت کو کہاں سے پہنچے گا، البتہ اگر کوئی شخص للہ قرآن شریف پڑھ کر میت کو ثواب پہنچاوے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا ثواب میت کو ملے گا۔ خواہ مکان پر پڑھ کر ثواب پہنچاوے یا قبر پر۔

ایصال ثواب میں آنحضرت ﷺ کا واسطہ

سوال (۳۱۴۴) ایصال ثواب میں واسطہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوے یا بغیر واسطہ کے ہوئے ثواب طعام یا کلام کا مردہ کو پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب ایصال ثواب ہر دو طرح جائز ہے، ہر طرح پر ثواب پہنچتا ہے۔ فقط۔

کیا ایصال ثواب سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

سوال (۳۱۴۵) جو شخص فوت ہو چکا ہو اور زندگی میں صغائر و کبائر کا مرتکب تھا، اب اگر اولاد اس کو بے شمار قرآن شریف کے ختم اور دوسرے برکت والے کلاموں کے پڑھ کر اور صدقہ خیرات بہت سا کرے تو کیا اس شخص کے صغائر و کبائر معاف ہو جائیں گے یا صرف صغائر معاف ہوں گے؟

جواب درمختار میں ہے وقال عياض اجمع اهل السنة والجماعة ان الكبائر لا يكفرها الا التوبة ولا قائل بسقوط الدين ولو حقا لله تعالى كدين صلاة وزكاة

۱ صرح علماؤنا في باب الحج عن الغير بان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلاة او صدقة او غيرها الدر المختار باب صلاة الجنازة [illegible]
[illegible] من الذنب لا يحوز [illegible]
[illegible]

☆ الحمد للہ! ہم اہلسنت میں ایصال ثواب کا یہی طریقہ رائج ہے، جس کی تائید دارالعلوم دیوبند نے بھی کردی۔

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: قبر پر قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کرنا درست ہے، ایصال ثواب کرتے وقت حضور ﷺ سے لے کر تمام مسلمانوں کو پہنچانا جائز ہے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل

کتاب الصلوٰۃ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب

مولانا محمد ظفیر الدین

آیت لیس للانسان الا ما سعی کا صحیح مفہوم اور ایصال ثواب

قبر پر قرآن پڑھنا کیسا ہے

مرنے والے کے گھر اسی دن کھانا کھانا کیسا ہے

تمام مسلمانوں کو ایصال ثواب کرنا درست ہے

تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ کر بخشنے سے کیا ختم قرآن کا ثواب ملے گا

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: شعبان کی پندرہویں شب کو شب بیداری اور دن کو روزہ رکھنا مستحب ہے

فتاویٰ دارالعلوم جلد ششم ۴۹۳ مسائل متفرقات

افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل رواہ مسلم ۱ ۔ فقط۔

(یعنی رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے روزوں کا درجہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد رات کی نفل نمازوں کا۔ ظفیر)

افطار کا وقت کیا ہے

سوال (۴۸۵): ماہ رمضان شریف کا روزہ کس وقت افطار کرنا چاہئے؟

جواب روزہ غروب آفتاب کے بعد افطار کرنا چاہئے، گھڑی سے اس کا وقت مختلف ہوتا رہتا ہے، اس سے کوئی مستقل وقت کی تعیین نہیں ہو سکتی ۲ ۔

شعبان میں کونسا روزہ ضروری ہے اور کب سے ممنوع

سوال (۴۸۶): شعبان میں کس تاریخ کا روزہ فرض ہے یا مسنون ہے۔ نیز یہ روایت کہ اس ماہ میں ۱۰ سے ۱۳ تاریخ کے اور روزہ رکھنا جائز ہے یا ممنوع ہے، کہاں تک صحیح ہے؟

جواب ماہ شعبان میں کسی تاریخ اور دن کا روزہ فرض اور واجب نہیں ہے اور تیس شعبان کے روزے کی کوئی خاص فضیلت حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے، البتہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب کو بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہو اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھو، پس پندرہویں شعبان کا روزہ مستحب ہے، اگر کوئی رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کچھ حرج نہیں ہے ۳ ۔ فقط۔

۱ مشکوٰۃ باب صیام التطوع فصل اول ۱۲ ظفیر۔ ۲ ھو امساک عن المفطرات حقیقۃ او حکما فی وقت مخصوص وھو الیوم (در مختار) وقال فی رد المحتار ای الیوم الشرعی من طلوع الفجر الی غروب الشمس (رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۲) باب الصیام ۱۲ ظفیر۔ ۳ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانت لیلۃ نصف شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا (الترغیب والترهیب کتاب الصوم ص ۲۱۹ ج ۲) ظفیر مدنی۔

مکمل
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
جلد ششم
کتاب الزکوٰۃ ۔ کتاب الصوم ۔ کتاب الحج
افادات
مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)
سرپرست
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)
ترتیب و حواشی
مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)
ناشر
مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

☆ ہم اہلسنت بھی تو یہی کہتے ہیں پھر نہ جانے کیوں دیوبندی مولوی پندرہویں شب کی عبادات کو بدعت کہتے ہیں، اپنی مساجد کو عشاء کی نماز کے بعد فوراً تالے لگا دیتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: جمعہ کے دن کا حج ستر حج سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج

مولانا محمد ظفیر الدین

دارالاشاعت

ملتان پاکستان

حج سے پہلے بعد زنا کرنے والے کا حج ہوا یا نہیں

یوم عرفہ اگر جمعہ کے دن پڑے تو کیا یہ ستر حج سے افضل ہے

عورت خود بھی بیمار ہو اور اس کا محرم بھی تو کیا کرے

قرضدار بغیر قرض ادا کئے حج کو جا سکتا ہے یا نہیں

☆ یہی وجہ ہے کہ ہم اہلسنت جمعہ کے دن ہونے والے حج کو حج اکبر کہتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: انبیاء کرام اور حضور ﷺ کو جس قدر اللہ نے علم دیا ہے، اس سے وہ غیب جانتے ہیں

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا ایسا کہنا کفر ہے

شیطان کا علم وسیع ہے یا رسول اللہ ﷺ کا

☆ عقیدۂ اہلسنت بھی یہی ہے کہ جتنا غیب کا علم اللہ نے حضور ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام کو عطا کیا، اس قدر علم یہ جانتے ہیں

مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے موئے مبارک اور تبرکات کی اہمیت وحقیقت کو قبول کیا

لاوہ سے، راحت کے انتظامات ہوا کرتے تھے۔

موئے مبارک

رات کو عشاء کے بعد ہم شیخ سعید بازنجی کی کھانے کی دعوت قبول کر چکے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ اس رات کی یہ دعوت دراصل ادیب بازنجی صاحب کی طرف سے تھی، مگر شیخ سعید بازنجی کے مکان پر۔ ادیب بازنجی صاحب کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ان کے پاس حضور سرور دو عالم ﷺ کا ایک موئے مبارک محفوظ ہے۔ عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید تک اس کی سند متصل بھی وہ بیان کرتے ہیں۔ سلطان عبدالحمید کے بارے میں یہ بات معروف ہے کہ انہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات جمع کرنے کا خاص ذوق تھا، اور پوری سند متصل تو شاید ان کے پاس بھی نہ ہو، لیکن انہوں نے جس اہتمام اور تحقیق سے یہ تبرکات جمع کیے تھے، اس کے پیش نظر ان کی صحت مستبعد نہیں ہے۔ یہ بات بھی معلوم ہے کہ ان کے پاس متعدد موئے مبارک تھے جن کی حفاظت اور برکت کے خیال سے انہوں نے مختلف قابل اعتماد حضرات کو دیے بھی تھے۔ اسی طرح ان کے بعد تین واسطوں سے ایک موئے مبارک ادیب بازنجی صاحب کے والد کے پاس پہنچا۔ وہ ایک تاجر اور صاحب ثروت تاجر تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ادیب بازنجی صاحب نے ان کے تمام ورثاء سے یہ درخواست کی کہ موئے مبارک ان کو عطا ہو جائے، اس کے بعد وہ اپنے والد کے ترکے میں اپنے حصے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ اور اس طرح یہ عظیم تبرک ان کی طرف منتقل ہو گیا۔ وہ سال میں ایک مرتبہ اس کی عمومی زیارت کراتے ہیں، لیکن ہماری درخواست پر انہوں نے یہ کرم کیا کہ شیخ سعید بازنجی صاحب کے مکان پر ایک چھوٹا سا اجتماع کر کے موئے مبارک کی زیارت کرانے کا بھی اہتمام کیا۔ انہوں نے یہ عظیم تبرک ایک شیشی میں مشک و عنبر کر کے رکھا ہوا ہے۔ رات کے کھانے کے بعد انہوں نے تمام حاضرین کو اس کی زیارت کرائی، اور ہم سب اس نعمت سے مشرف ہوئے۔

موئے مبارک کی زیارت کی شرعی حیثیت

بات یہاں تک پہنچی تو مناسب ہے کہ موئے مبارک کی زیارت اور اس سے تبرک کی شرعی حیثیت بھی واضح کر دی جائے، کیونکہ اس معاملے میں خاصی افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔ یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے موئے مبارک خود صحابہ میں تقسیم فرمائے، اور صحابہ کرام نے ان کو محفوظ رکھنے اور ان سے برکت حاصل کرنے کا اہتمام فرمایا۔ اس سلسلے میں چند احادیث درج ذیل ہیں:-

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تسلیم کیا کہ تبرکات سے حضور ﷺ کی نسبت ہی کافی ہے، سند کی ضرورت نہیں

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

اس کے علاوہ اس کمرے میں انہوں نے حفاظِ قرآن کو مقرر کیا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں، حفاظ کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں اور ایک جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت آ کر تلاوت شروع کر دیتی تھی۔ اس طرح یہ سلسلہ بعد کے خلفاء نے بھی جاری رکھا۔ اس طرح دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے جہاں چار سو سال تک مسلسل تلاوتِ قرآن ہوتی رہی ہے، اور اس دوران ایک لمحے کے لیے بھی بند نہیں ہوئی۔ خلافت کے خاتمے کے بعد یہ سلسلہ موقوف ہوا۔

ان تبرکات کو انتہائی نفیس لکڑی کے صندوقوں میں رکھا گیا ہے، اور سال بھر میں صرف ایک بار رمضان کی ستائیسویں شب میں انہیں باہر نکال کر ان کی زیارت کرائی جاتی ہے، عام دنوں میں یہ تبرکات صندوقوں میں بند رہتے ہیں، اور صرف صندوق ہی دیکھے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان تبرکات کی زیارت نہ کر سکے۔ صرف صندوق دور سے نظر آئے۔ یہ گنہگار آنکھیں یقیناً ان تبرکات کے لائق نہ تھیں، ان کے لئے اُس ظرف کی زیارت بھی ایک نعمت عظمیٰ تھی جسے ان کی صحبت ومساس کا شرف حاصل ہے۔

درجۂ استناد کے لحاظ سے ان تبرکات کی جو بھی حیثیت ہو، لیکن ایک اُمتی کے لئے اس نسبت کی سچائی کا احتمال، اور صرف احتمال بھی کیا کم ہے۔

اسی کمرے میں کچھ اور تبرکات بھی رکھے ہوئے ہیں جو شوکیسوں میں محفوظ ہیں، اور شفاف شیشوں کے واسطے سے ان کی زیارت کی جا سکتی ہے۔ ان میں ایک تلوار حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، چار تلواریں چاروں خلفائے راشدینؓ کی طرف منسوب ہیں، ان کے علاوہ حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت جعفر طیارؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت ابوالحسینؓ کی طرف منسوب تلواریں بھی رکھی ہوئی ہیں۔ ایک حصے میں کعبہ شریف کے دروازے کا ایک ٹکڑا، کعبہ شریف کا قفل اور چابیاں، میزابِ رحمت کے دو ٹکڑے، اور وہ تھیلا بھی محفوظ ہے جس میں کسی زمانے میں حجرِ اسود رکھا گیا تھا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے روضۂ اقدس کی مٹی بھی موجود ہے۔ لیکن محققین کا کہنا ہے کہ تلواروں کی نسبت مشکوک ہے۔

☆ موئے مبارک کی زیارت کی دعوت کے وقت سند طلب کرنے والے دیوبندی حضرات مفتی تقی عثمانی کے اس پیغام پر غور کریں

مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے تبرکات رسول ﷺ کی حقیقت و برکات کو تسلیم کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

تبرکات

چنانچہ ہم سب سے پہلے اس کمرے میں پہنچے جہاں سرکار دو عالم ﷺ کے تبرکات محفوظ کئے گئے ہیں، یوں تو دنیا کے مختلف حصوں میں آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب تبرکات پائے جاتے ہیں، لیکن مشہور یہ ہے کہ استنبول میں محفوظ تبرکات زیادہ مستند ہیں۔ ان میں سرورِ دو عالم ﷺ کا جبہ مبارک، آپ ﷺ کی دو تلواریں، آپ ﷺ کا وہ جھنڈا جس کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں استعمال کیا گیا تھا، موئے مبارک، دندان مبارک، مقوقس شاہ مصر کے نام آپ ﷺ کا مکتوب گرامی اور آپ ﷺ کی مہر مبارک شامل ہیں۔

تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تبرکات بنو عباس کے خلفاء کے پاس موجود تھے، چنانچہ یہ آخری عباسی خلیفہ المتوکل کے حصے میں بھی آئے تھے، وہ آخر میں مصر کے اندر مملوک سلاطین کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہا تھا، اقتدار و اختیار میں اس کا کوئی حصہ نہ تھا۔ دسویں صدی ہجری میں جب حجاز اور مصر کے علاقوں نے عثمانی سلطان سلیم اول کی سلطنت تسلیم کرلی اور اسے "خادم الحرمین الشریفین" کا منصب عطا کیا گیا تو عباسی خلیفہ المتوکل نے "خلافت" کا منصب بھی سلطان سلیم کو سونپ دیا، اور مقامات مقدسہ و حرمین شریفین کی کنجیاں اور یہ تبرکات بھی بطور سند خلافت اُن کے حوالے کردیئے۔ اسی کے بعد سے سلاطین عثمانیہ کو "خلیفہ" اور "امیر المومنین" کا لقب مل گیا اور پوری دنیائے اسلام نے اُن کی یہ حیثیت کسی اختلاف کے بغیر تسلیم کرلی۔

اس طرح سلطان سلیم دسویں صدی ہجری میں یہ تبرکات مصر سے استنبول لے کر آئے اور یہ اہتمام کیا کہ "توپ کاپے سرائے" میں ان کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک مستقل کمرہ تعمیر کیا۔ سلطان کی طرف سے ان تبرکات کی قدردانی اور ان سے عشق و محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب تک سلطان سلیم زندہ رہے استنبول میں مقیم رہنے کے دوران اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے اور اس کی صفائی کیا کرتے تھے۔

دیوبندیوں کے رسالے میں تبرکات رسول علیہ ﷺ کی عظمت کو بیان کیا گیا

زیر ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن
مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب
کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت
حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری عتیق الرحمن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی تصور احمد عباسی صاحب
حضرت قاری حنیف الرحمن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

0321-5523383
0300-5523383
0300-9803080
051-5465558

ماہنامہ زکریا

آثار و تبرکات (آخری قسط)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ کے بال مبارک

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

یعنی نبی کریم ﷺ نے حجام کو بلا کر سر مبارک کے دائیں جانب کے بال مونڈنے کا حکم فرمایا۔ پھر ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلا کر وہ سب بال انہیں عطا فرما دیئے۔ پھر بائیں جانب کے بالوں کا حکم فرمایا اور وہ (ابو طلحہ) رضی اللہ عنہ کو دیے کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ کا پسینہ مبارک

ثمامہ کہتے ہیں کہ جب انس رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے وصیت کی تھی کہ تجہیز و تکفین کے موقع پر انہیں وہ خوشبو لگائی جائے جو ام سلیم نے حضور ﷺ کے پسینہ شیشی میں جمع کی تھی جس کی خوشبو سے معطر سے بہتر بیان کیا گیا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور آثار مصطفی ﷺ کی تعظیم

حضرت عبداللہ بن عمر و انس بن مالک اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ وہ آثار مصطفی ﷺ سے تبرک حاصل کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ کی نماز کی جگہوں کا قصد کیا کرتے تھے اور ان راستوں کو ڈھونڈتے جن راستوں پر اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کے مبارک کے قدم لگے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے پیالے میں بطور تبرک پانی پیتے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آپ ﷺ کا پیالہ تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضور ﷺ کا جبہ مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ ﷺ کا لباس تھا اور صحابہ کی ایک جماعت جن میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں کے پاس نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک تھے حتی کہ انہوں نے وصیت کی کہ یہ بال مبارک ان کے ساتھ ان کی قبر میں تبرکاً رکھ دیئے جائیں اور وہ ان بالوں کے ساتھ تبرک اور

جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ — 50 — جون 2009ء

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی تبرکات کو بے معنی اور بے اصل کہتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندیوں کے رسالے میں موئے مبارک کی برکتیں اور فتح و نصرت کا اقرار کیا

ماہنامہ زکریا

جلد ۲ ... 2009ء شمارہ ۹

زیر ادارت و سرپرستی

حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن

مدیر منتظم

مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب

کمپوزنگ

جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب

حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب

حضرت مولانا عبد الغفار صاحب

صاحبزادہ قاری شفیق الرحمن عزیز صاحب

حضرت مولانا حافظ ذکاء احمد الحسینی صاحب

حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب

حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب

حضرت قاری حفیظ الرحمن صاحب

جناب پروفیسر ریاض صاحب

0321-8523383
0300-8523383
051-5465558

ماہنامہ زکریا

موئے مبارک کی برکت سے فتح

حضرت خالد بن ولید ؓ فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے رحمت عالم ﷺ کی مبارک پیشانی کے بال میرے پاس تھے۔ میں نے ان کو ٹوپی میں آگے کی طرف سی رکھا تھا۔ ان بالوں کی برکت سے عمر بھر جنگ میں مجھ کو فتح و نصرت حاصل ہوتی رہی۔

جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید ؓ اپنی شجاعت بیان فرماتے ہیں کہ وہ لشکر کفار کی طرف بڑھے۔ ادھر سے ایک پہلوان نکلا جس کا نام نسطور تھا۔ دونوں کو دیر تک سخت مقابلہ ہوتا رہا کہ حضرت خالد کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور حضرت خالد اس کے سر پر آگئے اور ٹوپی زمین پر جا پڑی۔ نسطور موقع پا کر آپ کی پشت پر آ گیا۔ اس وقت حضرت خالد پکار پکار کر اپنے رفقاء سے فرما رہے تھے کہ میری ٹوپی مجھے دو خدا تم پر رحم کرے۔ ایک شخص جو آپ کی قوم بنو مخزوم میں سے تھا، دوڑ کر آیا اور ٹوپی آپ کو دی۔ آپ نے اسے پہن کر پھر نسطور کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس واقعہ کے بعد آپ سے پوچھا کہ آپ نے ایسی حرکت کیوں کی کہ دشمن تو پشت پر آ پہنچا اور آپ ٹوپی کی فکر میں لگ گئے۔ جو شاید دو چار آنے کی ہوگی۔

حضرت خالد ؓ نے فرمایا کہ اس ٹوپی میں حضور اقدس ﷺ کے پیشانی مبارک کے بال ہیں۔ جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں۔ ہر جنگ میں ان مبارک بالوں کی برکت سے فتح یاب ہوتا ہوں۔ اسی لئے میں نے بے قراری سے اپنی ٹوپی کی طلب میں تھا کہ مبادا ان کی برکت میرے پاس نہ رہے اور کافروں کے ہاتھ لگ جائے۔

حضور ﷺ کے خادم خاص حضرت انس بن مالک ؓ کے بارے میں حضرت ثابت بنانی ؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اس کو میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ حسب وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ

جون 2009ء

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی عوام اہلسنت کو موئے مبارک کی زیارت سے روکتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اکابرِ دیوبند کی کتاب سے ثبوت: خواب میں تشریف لاکر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ورم دور کر دیا

فضائل درود شریف — فصل پنجم

دینار اس نومولود کے والد کو دیئے اس کے بعد تو وہ نکالنے لگا کہ شیخ ابو بکر کو دے شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا اور یہ نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اس نے کہا یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اس لئے کہ یہ واقعہ میں ایک پہر گذر دو والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر سو دینار نکالے اور کہا کہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے۔ اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سو سو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لیں گے جن کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (بدیع)۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۰) عبد الرحیم بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا میں نے رات بہت بے چینی میں گذاری میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرت درود نے مجھے فکر میں ڈال دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا (بدیع)۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۱) علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلان کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے بیان میں علامہ سخاوی کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں، حضور کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا بہت بڑا ثواب ہے جس کی وجہ سے مجھے اشتیاق مسرت ہوئی اور میں اللہ کے اور اس کے پاک رسول کی طرف سے اس کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور انشاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار رہوں۔ بس تو بھی اے مخاطب

☆ یہ واقعہ نقل کر کے دیوبندی شیخ الحدیث نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فریاد رس تسلیم کر ہی لیا
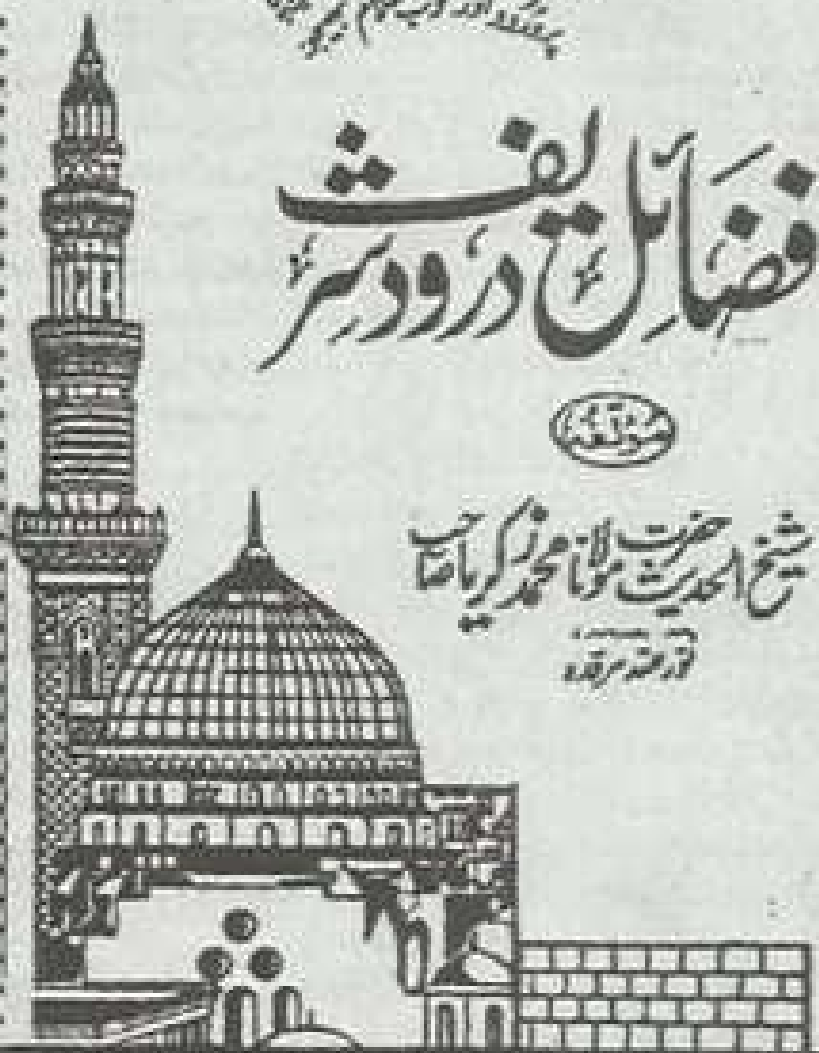
دیوبندیوں کی مرکزی کتاب میں تحریر ہے کہ مدرسہ دیوبند میں بعد از وصال حضور علیہ ﷺ تشریف لائے اور فیض پہنچایا۔

المهند على المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور، پاکستان فون: ۷۱۲۴۹۸۱-۷۳۱۲۴۶۳-۰۴۲

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد:

انگریزی حکومت سے ۱۸۵۷ء اور اس کے فرعونی اقتدار کے خونی نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے اپنی قوت قدسیہ سے پہلے ہی ادراک کر لیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی علوم و نظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل حال تھیں۔ چنانچہ اس عظیم الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مسجد چھتہ میں انار کے مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت مولانا محمود صاحب اور پہلے متعلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہان میں مشہور ہوئے۔ خداوند عالم کی رحمت و نصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دارالعلوم دیوبند کے نام سے عالم اسلامی کے لیے سرچشمہ علوم و معارف بنی۔ جس کے فیوض و برکات سے آج تک ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ "تاریخ دیوبند" میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت ﷺ مدرسہ کے کنوئیں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا ہجوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقی کوثر ﷺ سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بزرگوں نے یہ نکالی کہ انشاء اللہ اس مدرسہ سے شریعت محمدیہ کے علوم و فنون کے چشمے جاری ہوں گے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دارالعلوم دیوبند ایک عہد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دارالعلوم کے ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف کا جو فیضان اطراف عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالم اسباب کے پیش نظر اگر دارالعلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہب اہل السنت والجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابر دارالعلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شرک و الحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید و سنت کے انوار پھیل گئے۔ بانی دارالعلوم حضرت نانوتوی نے دارالعلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دارالعلوم کی علمی و دینی ترقیات موقوف

علمائے دیوبند کی مرکزی کتاب میں تحریر ہے کہ دیوبندیوں کا سلسلہ تصوف میں قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور چشتیہ کے ساتھ منسلک ہے

المہند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۳۱۲۷۹۳، ۷۲۲۹۹۸۹-۲

لزمة التحقيق

حامداً ومصلياً ومسلماً

ليعلم اولاً قبل ان نشرع في الجواب انا بحمدالله ومشائخنا رضوان الله عليهم اجمعين وجميع طائفتنا و جماعتنا مقلدون لقدوة الانام وذروة الاسلام امام الهمام الامام الاعظم ابي حنيفة النعمان رضي الله تعالىٰ عنه في الفروع و متبعون للامام الهمام ابي الحسن الاشعري و الامام الهمام ابي منصور الماتريدي رضي الله تعالىٰ عنهما في الاعتقاد و الاصول ومنتسبون من طرق الصوفية الى الطريقة العلية المنسوبة الى السادة النقشبندية و الطريقة الزكية المنسوبة الى السادة الچشتية و الى الطريقة البهية المنسوبة الى السادة القادرية والى الطريقة المرضية المنسوبة الى السادة السهروردية رضي الله تعالىٰ عنهم اجمعين.

قبل میں یہ تحقیق کی باتیں۔

حمد و صلوٰۃ و سلام کے بعد

اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں، جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور طرق ہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہ، اور طریقہ زکیہ مشائخ چشت، اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

ثم ثانياً انا لا نتكلم بكلام ولا نقول قولا في الدين الا وعليه عندنا دليل من الكتاب اوالسنة او اجماع الامة او قول من ائمة المذهب ومع

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی، یا اجماع امت یا قول کسی امام کا، اور باایں ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم کی غلطی

☆☆ اگر واقعی یہ بات سچ ہے تو پھر موجودہ دور کے دیوبندیوں میں یہ چار سلسلے نظر کیوں نہیں آتے؟

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے: قبر رسول علیہ السلام کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا افضل ہے، جہاں حضور علیہ السلام آرام فرما ہیں وہ حصہ کعبہ، عرش وکرسی سے بھی افضل ہے

المهند على المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

تالیف

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

المیزان

توضيح الجواب

عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر سيد المرسلين (روحي فداه) من أعظم القربات وأهم المثوبات وأنجح لنيل الدرجات بل قريبة من الواجبات وإن كان حصوله بشد الرحال وبذل المهج والأموال وينوي وقت الارتحال زيارته عليه ألف ألف تحية وسلام وينوي معها زيارة مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره من البقاع والمشاهد الشريفة بل الأولى ما قال العلامة الهمام ابن الهمام أن يجرد النية لزيارة قبره عليه الصلوة والسلام ثم يحصل له إذا قدم زيارة المسجد لأن في ذلك زيادة تعظيمه وإجلاله صلى الله عليه وسلم ويوافقه قوله صلى الله عليه وسلم من جاءني زائرا لا تحمله حاجة إلا زيارتي كان حقا علي أن أكون شفيعا له يوم القيامة وكذا نقل عن العارف السامي الملا جامي أنه أفرز الزيارة عن الحج وهو أقرب إلى مذهب المحبين وأما ما قالت الوهابية من أن المسافر إلى المدينة المنورة على ساكنها ألف ألف تحية لا ينوي إلا المسجد الشريف استدلالا بقوله عليه الصلوة والسلام لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد فمردود لأن الحديث لا يدل على المنع أصلا بل لو تأمل ذو فهم ثاقب لعلم أنه بدلالة النص يدل على الجواز فإن العلة التي استثني بها المساجد الثلاثة من عموم المساجد أو البقاع هو فضلها المختص بها وهو مع الزيادة موجود في البقعة الشريفة فإن البقعة الشريفة والرحبة المنيفة التي ضم أعضاءه صلى الله عليه وسلم أفضل مطلقا حتى من الكعبة ومن العرش والكرسي كما صرح به فقهاؤنا رضي الله عنهم ولما استثني المساجد لذلك الفضل الخاص فأولى ثم أولى أن يستثنى البقعة المباركة لذلك الفضل العام وقد صرح بالمسألة كما ذكرناه بل بأبسط منها شيخنا العلامة شمس العلماء العاملين مولانا رشيد أحمد الكنكوهي قدس الله سره العزيز في رسالة زبدة المناسك في فضل زيارة المدينة المنورة وقد طبعت

جواب کی توضیح

[illegible]

جبکہ موجودہ دیوبندی مولوی اور عوام اس عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں، آخر ایسا کیوں؟

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتابوں سے:

انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے، جیسی دنیا میں تھی

المہند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۴۲-۷۲۱۲۴۶۳، ۷۱۲۲۹۸۱-۰

نص عليه العلامة السيوطي في رسالته "انباء الاذكياء بحيوة الانبياء" حيث قال قال الشيخ تقي الدين السبكي حيوة الانبياء و الشهداء في القبر كحيوتهم في الدنيا ويشهد له صلوة موسى عليه السلام في قبره فان الصلوة تستدعي جسدا حيا الى اخر ماقال فثبت بهذا ان حيوته دنيوية برزخية لكونها في عالم البرزخ ولشيخنا شمس الاسلام والدين محمد قاسم العلوم على المستفيدين قدس الله سره العزيز في هذه المبحث رسالة مستقلة دقيقة المأخذ بديعة المسلک لم ير مثلها قد طبعت وشاعت في الناس و اسمها "آب حيات" اى ماء الحيوة.

رسالہ "انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء" میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنے کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام "آب حیات" ہے۔

السوال السادس

هل للداعي في المسجد النبوي ان يجعل وجهه الى القبر المنيف ويسئل من المولى الجليل متوسلا بنبيه الفخيم النبيل.

چھٹا سوال

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور حضرت محمد ﷺ کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

الجواب

اختلف الفقهاء في ذلک کما ذکره الملا على القاري رحمه الله تعالىٰ في المسلک المتقسط فقال ثم اعلم

جواب

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث اور ان

☆ ہمارا سوال: مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان کے ص 40 پر حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ "حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" اب اسمٰعیل دہلوی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

جبکہ دوسری جانب دیوبندی اکابر اسمٰعیل دہلوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء باندھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (معاذ اللہ)

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتابوں سے : افضل یہ ہے کہ قبرِ انور کی زیارت اور دعا کے وقت چہرہ ، رخ ، قبرِ انور کی طرف ہو ، دلائل الخیرات کا پڑھنا نہایت موجب اجر و ثواب ہے

المهند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

المہند علی المفند

السوال السابع

الجواب

ساتواں سوال

جواب

☆ جبکہ یہی دیوبندی مدینے جا کر سعودی عقیدے کی حمایت کرتے ہوئے قبرِ انور کی زیارت کرتے وقت دعا کے لئے رخ قبلہ کی طرف کر لیتے ہیں اور پیٹھ روضہ انور کی طرف کرتے ہیں ۔ کیا یہ بے ادبی نہیں ؟

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے:
کامل شیخ کے ہاتھ پر بیعت کرنا مستحب عمل ہے

المُهَنَّد عَلَى المُفَنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۹۲-۴۲-۷۱۲۲۹۸۱

مقلدون في الأصول والفروع لإمام المسلمين أبي حنيفة رضي الله عنه أماتنا الله عليه وحشرنا في زمرته ولمشائخنا في ذلك تصانيف عديدة شاعت وانتشرت في الآفاق.

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

السؤال الحادي عشر

وهل يجوز عندكم الاشتغال بأشغال الصوفية وبيعتهم وهل تقولون بصحة وصول الفيوض الباطنية عن صدور الأكابر وقبورهم وهل يستفيد أهل السلوك من روحانية المشائخ الأجلة أم لا؟

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز اور اکابر کے سینہ اور قبر سے باطنی فیضان پہنچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں؟

الجواب

يستحب عندنا إذا فرغ الإنسان من تصحيح العقائد وتحصيل المسائل الضرورية من الشرع أن يبايع شيخا راسخ القدم في الشريعة زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة قد قطع عقبات النفس وتمرن في المنجيات وتبتل عن المهلكات كاملا مكملا ويضع يده في يده ويحبس نظره في نظره ويشتغل بأشغال الصوفية من الذكر والفكر والفناء الكلي فيه ويكتسب النسبة التي هي النعمة العظمى

جواب

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو، دنیا سے بے رغبت ہو، آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو، نجات دہندہ اعمال کا خوگر ہو، ہلاک کن اعمال سے دور ہو، خود بھی کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو، ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں محبوس رکھے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا تام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے:
شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق اکابرِ دیوبند سے پوچھا گیا؟

المُهَنَّدُ عَلَى المُفَنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سُنّت دیوبند

فخر المحدثین
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران وتاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون ۷۲۱۲۷۶۳، ۷۲۳۹۸۱-۰۴۲

والغنيمة الكبرى وهي المعبر عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من لم ييسر له ذلك ولم يقدر له ماهنالك فيكفيه الانسلاك بسلكهم و الانخراط في حزبهم فقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب اولئك قوم لايشقى جليسهم وبحمدالله تعالىٰ وحسن انعامه نحن و مشائخنا قد دخلوا في بيعتهم واشتغلوا باشغالهم وتصدوا للارشاد و التلقين والحمدلله على ذلك واما الا ستفادة من روحانية المشائخ الاجلة و وصول الفيوض الباطنية من صدورهم او قبورهم فيصح على الطريقة المعروفة في اهلها و خواصها لا بما هو شائع في العوام.

ہے جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک رسائی نہ ہو سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو، وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد وتلقین کے درپے رہے ہیں والحمد للہ علی ذلک۔ اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا، سو بے شک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

السوال الثاني عشر

قد كان محمد بن عبدالوهاب النجدي يستحل دماء المسلمين واموالهم واعراضهم وكان ينسب الناس كلهم الى الشرك ويسب السلف فكيف ترون ذلك وهل تجوزون تكفير السلف والمسلمين

بارھواں سوال

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال وآبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز

نجدیوں کا پیشوا محمد بن عبد الوہاب نجدی، نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر قابض ہوا، اس کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو، ان کے عقیدے کے خلاف ہو، وہ مشرک ہے

المهند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری

المیزان

المهند علی المفند

الجواب

جواب

السوال الثالث عشر والرابع عشر

تیرھواں اور چودھواں سوال

الجواب

جواب

☆ جبکہ دیوبندی اکابر رشید گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کو توحید پرست اور اچھا آدھا لکھا ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اچھا آدمی، عمدہ عقائد رکھنے والا اور شرک وبدعت کو روکنے والا قرار دیا

ملفوظات

(۱) جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر [illegible] گڑھے میں دبا دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک اس کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہیے اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔

(۲) جب کسی زمین یا قطعہ میں میت کے استخوان [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

۵۵۰

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مذہب

سوال۔ محمد بن عبد الوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب۔ محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبد الوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔

۵۵۱

☆ کیا یہ منافقت نہیں؟

اکابرِ دیوبند کی کتابوں سے ثبوت:

حضورﷺ اور انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں

فضائل درود شریف

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب

کتب خانہ فیضی لاہور

(پاکستان)

☆ہمارا سوال: مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان کے ص 40 میں حضورﷺ پر افتراء باندھا کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" اسمٰعیل دہلوی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

اشرف علی تھانوی نے نقشِ نعلِ پاک کو دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ اور باعثِ شفا لکھا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

زاد السعید

فی الصلوٰۃ

علی النبی الوحید صلی اللہ علیہ وسلم

مع

نیل الشفا بنعل المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

واضافات جدیدہ

تمام المقال فی بعض احکام التمثال

از افادات قطب عالم حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب

محمد شبیر علی تھانوی غفرلہ

از

دار الاشاعت [illegible] کراچی

۴۸

سے بھی برکت اور کچھ ابیات مشتمل بر ذوق وشوق نقل کیے جاتے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور محبت پیدا ہو اور بوجہ غلبہ محبت بلا تکلف آپ کا اتباع نصیب ہو جو اصل مقصود اور سرمایہ نجات دنیوی و اخروی ہے۔

طریق توسل: بہتر ہے کہ آخر شب میں اٹھ کر وضو کر کے تہجد پڑھ کے پھر بیٹھے اس کے بعد گیارہ بار درود شریف گیارہ بار [illegible] گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو ادب سے اپنے سر پر رکھے اور تضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی میں اس مقدس و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشہ نعل شریف کو سر پر رکھتے ہوئے ان کا ادنیٰ درجے کا غلام ہوں الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر برکت اس نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرمادے مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر سے اس کو اتار کر اپنے سینے سے لگائے اور اس کو محبت سے بوسہ دے اشعار ذوق و شوق [illegible] مشغول ہو کر پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا۔

بعض آثار وخواص نقشہ نعل شریف

علامہ محدث مولانا تلمسانی کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النعال میں

۴۹

[illegible] کہ اس نقشہ شریف کے منافع میں سے جن کا تجربہ ہو چکا ہے ایک [illegible] ہمارے شیوخ میں سے ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کو [illegible] نقشہ دیا تھا وہ میرے پاس ایک روز آکر کہنے لگا کہ میں نے [illegible] گزشتہ شب میں اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کے اتفاقاً [illegible] سخت درد ہوا اور قریب بہ ہلاکت ہو گئی میں نے نقشہ شریف [illegible] درد کی جگہ رکھ کر دعا کی کہ یا الٰہی مجھ کو صاحب نعل شریف کی برکت [illegible] اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفا عنایت فرمائی قاسم بن محمد [illegible] قول ہے کہ اس کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرکاً اپنے [illegible] ظالموں کے ظلم و دشمنوں کے غلبے و شیطان سرکش سے [illegible] نظر بد سے امن و امان میں رہے اور اگر حاملہ عورت درد زہ [illegible] کے وقت اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے تو بفضلہ تعالیٰ [illegible]

☆ دوسری جانب دیوبندی مولوی اور دیوبندی عوام نقشِ نعلِ پاک کی مخالفت کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندیوں کی کتاب میں حضرت حافظ شیرازی کا مشہورِ زمانہ کلام نقل کیا جس میں حضور ﷺ کو "یا" حرفِ ندا کے ساتھ مخاطب کیا گیا

نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

درود و سلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲ - کراچی

۳۸

حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله

ترجمہ: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کمال کی وجہ سے بلندی پر پہنچے، اپنے جمال سے تاریکیوں کو روشن کیا، ان کی سب ہی عادتیں بھلی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر درود و سلام پڑھو۔"

حضرت حافظ شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اظہار عقیدت

ذکر محبوب ﷺ

یا صاحب الجمال ویا سید البشر	من وجهك المنير لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقه	بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

ترجمہ: "اے صاحب حسن و جمال اور اے انسانوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے نورانی چہرے سے تو چاند کو روشنی بخشی گئی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کا حق ہے ایسی تعریف کسی سے ممکن نہیں اللہ تعالیٰ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے بڑے ہیں یہ ہی مختصری بات ہے۔"

حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ تعالیٰ کا درود و سلام

"قصیدہ بردہ شریف"

محمد سید الکونین والثقلین	والفریقین من عرب ومن عجم
یا رب صل وسلم دائما ابدا	علی حبیبك خیر الخلق کلهم

دیوبندیوں کی کتاب میں اکابر دیوبند کے پیر امداد اللہ نے نعتیہ کلام تحریر لکھا جس میں انہوں نے "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" پکار کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگی ہے

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

درود و سلام پر مفصل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲ - کراچی

۳۹

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار عشق

"فریاد امداد"

ذرا چہرہ سے پردہ کو اٹھاؤ یا رسول اللہ — مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
کرو روشن [illegible] مری آنکھوں کو نورانی — مجھے فرقت کی ظلمت سے چھڑاؤ یا رسول اللہ
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم — تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
تمہارے عاشق [illegible] اور ہو محبوب تم حق کے — [illegible] یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں [illegible] — مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
حبیب کبریا ہو تم امام انبیاء ہو تم — ہمیں ہر غم [illegible] سے بچاؤ یا رسول اللہ
[illegible] — [illegible] یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی دار العلوم دیوبند کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق محبت کا اظہار

"قصیدہ بہاریہ"

[illegible]

جبکہ دوسری طرف دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں مصیبت کے وقت
"یارسول اللہ" کہنا کفر لکھا، کیا یہ منافقت نہیں؟

یا حی　　　　برحمتک نستغیث　　　　یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ جس میں اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے ﴿جامعہ کراچی﴾
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ ﴿...﴾
ناظم جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (...)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان "جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھے کہ وہ مشکل سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں۔ اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے اور ایسے آدمی کو مشرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا وہ دوزخ میں جائیگا۔

پیارے بچو!

بعض جاہل مصیبت میں "یا علی مدد" "یا غوث اعظم" "یا رسول اللہ" پکارتے ہیں یہ کفر ہے حالانکہ یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں ایاک نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؓ بھی نماز میں اسی طرح مدد مانگتے تھے جو خود محتاج ہو وہ کسی کی مدد کیا کر سکتا ہے۔؟

پیارے بچو!

بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور

دیوبندیوں کی کتاب میں ڈاکٹر عبدالحئی دیوبندی کا نعتیہ کلام نقل کیا گیا جس میں انہوں نے "یارحمۃ للعالمین" اے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم لکھا

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

درود و سلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ :

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲ - کراچی

۳۵

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی صدیقی رحمہ اللہ کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عقیدت

ہدیۂ درود و سلام

السلام اے راز حسن زندگی

السلام اے ذکر تو سوز دروں — السلام اے یاد تو جان جاں
السلام اے جلوۂ نور صمد — السلام اے مظہر ذات احد
السلام اے [illegible] رمز حیات — السلام اے دید حق کائنات
السلام اے نغمۂ رب اجل — السلام اے صدر [illegible]
السلام اے رحمۃ للعالمین — السلام اے ہادی دنیا و دیں
السلام اے علم [illegible] قلب — السلام اے سید و مطلب
السلام اے پیکر خلق عظیم — السلام اے آیۂ رب کریم
السلام اے محمد حب اتم — الرضا [illegible]
السلام اے رہبر رہ [illegible] — السلام اے [illegible] وسیلے
السلام اے صدق [illegible] — السلام اے تخت عرش بریں
السلام اے راز حسن زندگی — السلام اے ناز [illegible] بندگی
السلام اے مونس بیچارگاں — السلام اے دستگیر بیکساں
السلام اے [illegible] مولانا — السلام اے ولی و مولانا
آنکہ در علم نہ گنجد شان تست — در کلام [illegible] آن تست
[illegible] رب ذوالجلال — [illegible]

یارب صل [illegible] و سلم
[illegible] ازمن درود [illegible] و سلام

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ تحریر کیا جس میں آپ نے اپنی بیوی کے پیٹ میں موجود لڑکی (جو کہ غیب ہے) اس کو دیکھ لیا

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

ترجمہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ اردو بازار کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

۱۱

کراماتِ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ

(۱) أخرج مالك عن عائشة أن أبا بكر نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال والله يا بنية ما من الناس أحد أحب إلي غنى بعدي منك ولا أعز علي فقرا بعدي منك وإني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا فلو كنت جددتيه واحتزتيه كان لك وإنما هو اليوم مال وارث وإنما هما أخواك وأختاك فاقتسموه على كتاب الله قالت فقلت يا أبت والله لو كان كذا وكذا لتركته إنما هي أسماء فمن الأخرى قال ذات بطن ابنة خارجة قد ألقي في روعي أنها جارية فاستوصي بها خيرا فولدت أم كلثوم۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱ مطبوعہ مطبع ...)

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے جناب عائشہؓ کو اپنی غابہ والی زمین سے بیس وسق کھجوریں ہبہ کی تھیں۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا اے میری پیاری بیٹی! مال و دولت کے باب میں مجھے تم سے زیادہ کوئی پیارا نہیں اور مجھے تمہاری محتاجی بھی پسند نہیں ہے۔

اور میں نے بیس وسق کھجوریں تمہیں ہبہ کی تھیں، اگر تم نے انہیں توڑ کر اپنے قبضہ میں کر لیا ہوتا تو وہ تمہاری ہو جاتیں لیکن اب وہ تمام وارثوں کا مال ہے جس میں تمہارے دو بھائی اور تمہاری دو بہنیں شریک ہیں۔ پس اس کو قرآن کریم کے احکام کے

۱۲

موافق تقسیم کر لینا۔ پس حضرت عائشہؓ نے کہا ابا جان اگر بہت زیادہ بھی ہوتیں تب بھی میں اس سے دستبردار ہو جاتی لیکن یہ تو فرمائیے کہ میری بہن تو صرف اسماء ہے یہ دوسری کون ہے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا کہ بنت خارجہ کے پیٹ میں مجھے لڑکی دکھائی دے رہی ہے۔

اس واقعہ کو ابن سعدؒ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ بنت خارجہ کے پیٹ کی لڑکی کی بابت میرے دل میں القاء کیا گیا ہے یعنی میری بیوی بنت خارجہ کے پیٹ میں لڑکی ہے۔ پس میری اس نصیحت و وصیت کو قبول کرو۔ بالآخر جناب ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

اس وصیت سے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ایسی کرامت ثابت ہوتی ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کے پیٹ ہی میں جناب ام کلثوم کے وجود کو معلوم کر لیا۔ حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تمہاری بہن موجود ہے۔

(۲) أخرج أبو يعلى عن عائشة رضي الله عنها قالت ... أي يوم توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يوم الاثنين قال أرجو فيما بيني

ترجمہ: ابو یعلیٰ نے حضرت عائشہؓ سے ایک قصہ کے تحت میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جناب عائشہؓ سے دریافت فرمایا کہ رسول اللہؐ نے اس دنیا سے کس دن رحلت فرمائی؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل سے پہلے ہی اپنے قاتل کا نام (جو کہ غیب ہے) بتا دیا تھا

۳۷۰

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

کراماتِ سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(۲۵) قَالَ عَلِیٌّ اَمَا اِنَّ هٰذَا قَاتِلِیْ قِیْلَ فَمَا یَمْنَعُكَ مِنْهُ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ یَقْتُلْنِیْ بَعْدُ

(استیعاب صفحہ ۴۸۳ ج ۲)

ترجمہ: حضرت شیرِ خداؓ نے ابن ملجم کی طرف اشارہ کر کے فرمایا آگاہ ہو جاؤ یہ شخص مجھے قتل کرے گا۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اس کے قصاص کے بارہ میں کیا چیز مانع ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ اس نے ابھی تک مجھ کو قتل نہیں کیا ہے اس لئے اس سے قصاص لینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ آخر کار جیسا کہ آپؓ نے فرمایا وہی شیطنت پیش آئی یعنی بدبخت ابن ملجم نے آپؓ کو شہید کیا۔ دیکھئے ان صحابہ کرام کی ہر گفتگو میں الہام کشفی ہوا کرتا تھا یہ ان حضرات کی کرامات ہیں۔

(۲۶) اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ عَنْ زَاذَانَ اَنَّ عَلِیًّا حَدَّثَ بِحَدِیْثٍ فَكَذَّبَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ اَدْعُوْ عَلَیْكَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا قَالَ اُدْعُ فَدَعَا عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْرَحْ حَتّٰی ذَهَبَ بَصَرُهٗ

(تاریخ الخلفاء ص ۱۲۵، ۱۲۶)

ترجمہ: طبرانیؒ نے کتاب الاوسط میں اور ابو نعیم نے کتاب الدلائل میں جناب زاذان سے روایت کی ہے کہ جناب حیدر کرارؓ نے کسی سے گفتگو فرمائی جس نے دوران گفتگو ہی میں آپ کو جھٹلایا اس پر جناب شیرِ خداؓ نے فرمایا کہ جھوٹا تو در اصل تو ہے اور کیا تیرے جھوٹ کے اظہار کے لئے میں جناب باری

دار الاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی۔ فون ۲۱۳۷۶۸

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کا وقت (جو کہ غیب ہے) پہلے ہی بتا دیا تھا

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی نمبر ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

تنبیہ: رواہ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر (کنز العمال ص ۹۰ ج ۷)

ہی کچھ معلومات ہو چکی تھیں آپؓ نے فرمایا تو جو منافقانہ مدح سرائی کر رہا ہے میں تو اس سے بہت زیادہ بلند ہوں یعنی تو جس قدر میرا مرتبہ سمجھتا ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سربلندی اور وہی مرتبہ کیا ہے اس واقعہ کو ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے بھی بیان کیا ہے۔

حیدر کرارؓ کو اس جھوٹے مدح سرائی کا شاید کشف و ذریعہ الہام ہو جانا کرامت ہے۔

(۳۱) عن جعفر قال دخل رمضان فكان علي رض يفطر عند الحسن رض ليلة وعند الحسين ليلة وليلة عند عبد الله بن جعفر لا يزيد على لقمتين أو ثلاثا فقيل له فقال إنما هي ليال قلائل يأتي أمر الله وأنا خميص فقتل من ليلته رواه العسكري۔

(کنز العمال ص ۴۱۲ ج ۷)

ترجمہ:- امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ تھا اور جناب شیر خداؓ ایک ایک دن جناب امام حسنؓ جناب امام حسینؓ اور حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ کے پاس روزہ افطار کرتے تھے۔ آپ دو تین لقموں سے زیادہ تناول نہیں کرتے تھے آپؓ کی کم خوردنی دیکھ کر لوگوں نے کہا کہ آپ اس قدر کم کیوں کھا رہے ہیں آپؓ نے جواب دیا میری زندگی تو بہت تھوڑی سی رہ گئی ہے وہ وقت قریب ہے کہ میں بھوکا رہوں گا اور موت کا فرشتہ آجائے گا آپؓ اسی شب میں شہید کر دئے گئے۔

اشرف علی تھانوی دیوبندی کی کتاب سے ثبوت: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے سرکار ﷺ کی غلامی پر فخر کیا، مدینے پر قحط آیا تو سیدہ عائشہ، صحابہ کرام کو مزارِ رسول پر لے گئیں

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ

مترجمہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلی ؒ

دارالاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ، اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۱۳۷۶۸

۴۲

کر رہے آپ کے جسد مبارک کو نوچتے جاتے تھے۔ [illegible] نے بھی اس کو بیان کیا ہے۔

کراماتِ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۰۸) عن ابن المنکدر ان سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق هاربا یلتمس الجیش فاذا هو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد له بصبصة حتی قام الی جنبه کلما سمع صوتا اهوی الیه ثم اقبل یمشی الی جنبه حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد۔ (مشکوٰۃ جلد دوم ص ۵۴۵)

ترجمہ: ابن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت سفینہ جو رسول اللہ کے غلام تھے ایک مرتبہ سرزمین روم میں اپنے اسلامی لشکر کا راستہ بھول گئے۔ وہ راستہ تلاش کر رہے تھے کہ دشمنانِ اسلام نے انھیں گرفتار کر لیا ایک دن وہ قید سے بھاگ کر راستہ ڈھونڈ رہے تھے کہ اچانک ایک شیر سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ چنانچہ حضرت سفینہؓ نے اس شیر کو کنیت سے پکار کر کہا اے ابو الحارث میں رسول اللہ کا غلام ہوں میرے ساتھ ایسا ایسا معاملہ ہوا ہے۔ یہ سن کر شیر دم ہلاتا ہوا آیا اور ان کے سامنے کھڑا ہو گیا [illegible] اور پھر ان کے برابر چلنے لگا۔ [illegible] اس واقعہ کو [illegible] نے بھی بیان کیا ہے۔

۴۳

اور [illegible] کر رہا اور پھر آپ کے ساتھ جنگل میں چلنے لگا جب حضرت سفینہؓ اپنے اسلامی لشکر میں پہنچ گئے تو شیر ان کو پہنچا کر واپس لوٹ گیا اس واقعہ کو کتاب شرح السنہ میں بیان کیا گیا ہے۔

کرامت سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱۰۹) عن ابی الجوزاء قال قحط اهل المدینة قحطا شدیدا فشکوا الی عائشة فقالت انظروا قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجعلوا منه کوی الی السماء حتی لا یکون بینه وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق۔ رواه الدارمی۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۵ جلد ۲)

ترجمہ: حضرت ابو الجوزاء سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑ گیا تو ان قحط زدہ لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے جا کر کہا کہ اس قحط سے ہم لوگ بہت پریشان ہو گئے ہیں اس پر بی بی عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ کے مزار مبارک کی طرف دیکھو اور گنبد خضریٰ میں آسمان کی طرف کو ایک آر پار سوراخ کر دو تاکہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا [illegible] خوب بارش ہوئی۔ [illegible] اونٹ اتنے موٹے [illegible] اس کا نام عام الفتق رکھ دیا گیا [illegible] دارمی نے بھی بیان کیا ہے۔